فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ ؕ

القرآن الحکیم سورۃالبقرۃ آیت ۱۸۶

پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے

Muslims who believe in the Messiah Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian

جلد 1 — شہادت 1401ہش — اپریل 2022ء — شعبان تا رمضان 1443 ہجری — نمبر 6

رمضان المبارک خاص شمارہ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

(سورۃ البقرہ 2 :186۔187)

ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہو گا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

*___*___*___*___*___*___*___*

احادیث مبارکہ

ریان دروازہ روزہ داروں کے لئے مقدر ہے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .رَضِيَ اللهُ عَنْهُ .أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا خَيْرٌ. فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ ". فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ .رَضِيَ اللهُ عَنْهُ .بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ " نَعَمْ. وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ "

ابراہیم بن منذر نے ہم سے بیان کیا، کہا: معن (بن عیسیٰ) نے مجھے بتایا، کہا: مالک نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے حُمَید بن عبدالرحمٰن سے، حُمَید نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا؛ جنت کے دروازوں سے اُسے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) اچھا ہے۔ سو جو نماز پڑھنے والوں میں سے ہوگا، وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا، وہ جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ داروں میں سے ہوگا، اُسے ریان دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا، اُسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان جو اِن دروازوں میں سے بلایا گیا تو اُسے کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ (حضور فرمائیں:) کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے ان سب دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ آپؓ بھی انہیں میں سے ہوں گے۔" (صحیح البخاری جلد 3، کتاب الصوم صفحہ 563-564 نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان، فضلِ عمر پریس قادیان)

عیدین اور ان میں زیبائش کرنے کی بابت

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَخَذَهَا فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ ". فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَلْبَثَ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ، فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ قُلْتَ " إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ ". وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ ".

ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا، کہا: شعیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: سالم بن عبداللہ نے مجھے بتایا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے: حضرت عمرؓ نے ایک گاڑھے ریشمی کپڑے کا چوغہ جو بازار میں بک رہا تھا، لیا اور (اسے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور کہا: یارسول اللہ! آپؐ اسے لے لیں۔ عید کے دن اور قاصدوں کی ملاقات کے لئے اسے زیب تن فرمایا کریں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ لباس تو ان لوگوں کا ہے جو (آخرت میں) بے نصیب ہیں۔ (یہ سن کر) حضرت عمرؓ جب تک بھی اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی چوغہ ان کو بھیجا۔ حضرت عمرؓ اس کو لے کر رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا: یارسول اللہ! آپؐ نے تو فرمایا تھا: یہ ان کا لباس ہے جو (آخرت میں) بے نصیب ہیں اور آپؐ نے مجھے یہ چوغہ بھیج دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: آپؓ اس کو بیچ دیں اور اس کی قیمت سے اپنی ضرورت پوری کرلیں۔ (صحیح البخاری جلد 2، کتاب العیدین صفحہ 348-349 نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان، فضلِ عمر پریس قادیان)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو
خدا تعالےٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

’’ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نِرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔ ‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 123۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ یوکے)

’’... میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالےٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالےٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیّت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا۔ اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے بھی اس کے لئے روزے رکھیں گے بشر طیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالےٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا ...

...ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہلِ دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شئے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں۔ ‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 259-260 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

اُمُّ الکتاب

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو ۔۔۔ اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو

سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار ۔۔۔ کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

دیکھو خدا نے تم کو بتائی دُعا یہی ۔۔۔ اس کے حبیبؐ نے بھی پڑھائی دُعا یہی

پڑھتے ہو پنج وقت اسی کو نماز میں ۔۔۔ جاتے ہو اس کی رہ سے درِ بے نیاز میں

اُس کی قسم کہ جس نے یہ سورت اُتاری ہے ۔۔۔ اُس پاک دل پہ جس کی وہ صورت پیاری ہے

یہ میرے ربّ سے میرے لئے اک گواہ ہے ۔۔۔ یہ میرے صدقِ دعویٰ پہ مُہرِ الٰہ ہے

میرے مسیح ہونے پہ یہ اِک دلیل ہے ۔۔۔ میرے لئے یہ شاہدِ ربِّ جلیل ہے

پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا ۔۔۔ توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

(دُرِّ ثمین اردو)

اشاریہ خطبات جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

رمضان المبارک اور قبولیت دعا

16/اپریل 2021ء بمطابق 16/شہادت 1400 ہجری شمسی، بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

- قبولیت دعا کے لیے بھی بعض شرائط ہیں پس ہم جب ان شرائط کے مطابق اپنی دعاؤں میں حسن پیدا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے قریب اور دعاؤں کو سننے والا پائیں گے۔

- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں دعاؤں کی اہمیت، قبولیت کی شرائط، فلسفہ اور گہرائی کا بصیرت افروز بیان۔
- ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو سطحی طور پر دعا کر کے پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں قبول نہیں کیں۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کو ہم نے ایک کام کہا جس کو اسے ماننا چاہیے تھا۔ یعنی نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ ان کے حکموں کا پابند ہے۔ جو چاہیں وہ کہیں، جس طرح چاہیں وہ کہیں، جو چاہیں ان کے عمل ہوں لیکن اللہ تعالیٰ پابند ہے کہ ہماری باتیں سنے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا یہ نہیں ہو گا۔ پہلے تمہیں میری باتیں ماننی ہوں گی۔ اپنے عملوں کو قرآنی تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہو گا۔
- ”یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔“ (حضرت اقدس مسیح موعودؑ)
- ”شریعت نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے اور سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب نہیں؟ یا اسباب دعا نہیں؟ تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ ہے“
- ہمیں اس رمضان میں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کے لیے اس کے حکموں پر چلنے والے ہوں۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے چلے جانے والے ہوں۔ دعا کی حکمت اور فلاسفی کو سمجھنے والے ہوں۔ اپنے اعمال کی اصلاح کرنے والے بنیں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوتی ہیں۔ دوسروں کے لیے دعائیں کرنے سے بھی اپنی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ یہ نسخہ
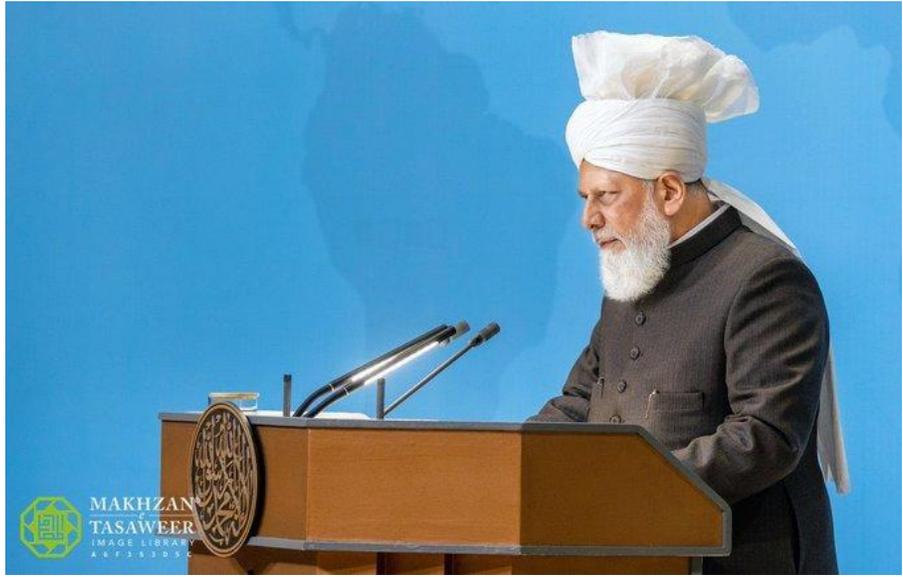
ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے بلکہ دوسروں کے لیے دعائیں کرنے والے کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں اور فرشتوں کی دعائیں جب ہو رہی ہوں تو یہ کس قدر فائدہ مند سودا ہے۔

- الجزائر، پاکستان اور دنیا میں ہر جگہ تکالیف میں مبتلا احمدیوں کے لیے دعاؤں کی تحریک۔

https://www.alislam.org/urdu/khutba/2021-04-16/

رمضان کا آخری عشرہ: درود شریف اور استغفار

30/اپریل 2021ء بمطابق 30/شہادت 1400 ہجری شمسی، بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

- ہمیں رمضان کے آخری عشرے میں خاص طور پر اپنی عبادتوں کو سنوارنے اور درود اور استغفار پڑھنے، توبہ کرنے، دعائیں کرنے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بھی حق ادا کرنے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن کر جہنم سے بچنے والے ہوں۔
- ہمارا ہر عمل اور ہماری ہر حرکت و سکون ہمارے اس دعویٰ کی عکاسی کرنے والی ہو کہ ہم اس مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے والے ہیں جس کے بارے میں آسمان پر فرشتوں نے بھی کہا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔
- آج جو دنیا میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کا مقام ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی وجہ سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی وجہ سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق ہونے کی وجہ سے ہے۔
- ہم جو ہر موقع پر یہ عہد کرتے ہیں کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا کیا ہمارا یہ فرض اور بہت بڑا فرض نہیں ہے کہ اس محیی کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے، اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہوئے اس مسیح و مہدی کے معاون و مددگار بنیں۔
- درود کا حقیقی ادراک اگر کسی نے آج دنیا کو دینا ہے تو ہم احمدیوں نے دینا ہے اس لیے اس رمضان میں جہاں درود کی طرف زیادہ توجہ دیں وہاں اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں جو اس درود کی قبولیت کے لیے ضروری ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے دروازے کھلے ہیں۔ہاں یہ ضرور ہے کہ انسان صحت کی حالت میں توبہ کرے اور نہ یہ کہ آخری سانس لیتے ہوئے۔
- رمضان المبارک اور بالخصوص آخری عشرہ کی مناسبت سے درود شریف اور توبہ و استغفار کی اہمیت کا بیان اور ان کے ورد کی تلقین۔
- پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کے مخالفانہ حالات کے پیش نظر احمدیوں کے لیے نیز کورونا کی بلا سے نجات کے لیے دعا کی تحریک۔

https://www.alislam.org/urdu/khutba/2021-04-30/

ارشادات خلفائے کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ

رمضان میں تقویٰ کا سبق یوں ملتا ہے۔۔۔
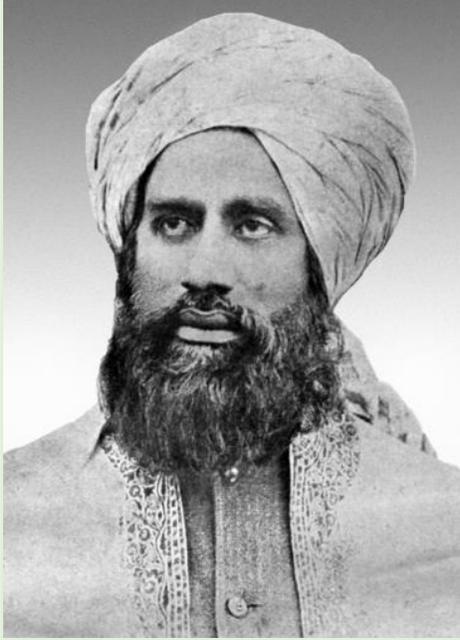
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”رمضان میں تقویٰ کا سبق یوں ملتا ہے۔ سخت سے سخت ضرورتیں بھی جو بقائے نفس اور بقائے نسل کے لیے ضروری ہیں ان کو بھی روکنا پڑتا ہے۔ بقائے نفس کے لیے کھانا پینا ضروری چیز ہیں اور بقائے نسل کے لیے بیوی سے تعلق ایک ضروری شے ہے مگر رمضان میں کچھ عرصہ کے لیے یعنی دن بھر ان ضرورتوں کو خدا کی رضامندی کی خاطر چھوڑنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ سبق سکھایا ہے کہ جب انسان بڑی ضروری خواہشوں اور ضرورتوں کو ترک کرنے کا عادی ہو گا تو غیر ضروری کے چھوڑنے میں اس کو کیسی سہولت ہو گی۔ دیکھو ایک شخص کے گھر میں تازہ دودھ، ٹھنڈے شربت، انگور، نارنگیاں، موجود ہیں۔ پیاس کے سبب سے ہونٹ خشک ہو رہے ہیں۔ کوئی روکنے والا نہیں باوجود سہولت اور ضرورت کے اس لیے ارتکاب نہیں کرتا کہ مولیٰ کریم ناراض نہ ہو جائے اور اسی طرح عمدہ عمدہ کھانے، پلاؤ، کباب اور دوسری نعمتیں میسر ہیں اور بھوک سے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں اور پھر کوئی نہیں جو ان کھانوں سے روکنے والا ہو مگر یہ اس لیے استعمال نہیں کرتا کہ مولیٰ کریم کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو۔ جبکہ یہ حال ہے کہ ایسی حالت اور صورت میں کہ اس کو عمدہ سے عمدہ نعمتیں جو اس کے بقائے نفس کے لیے اشد ضروری ہیں، یہ صرف مولیٰ کریم کے حکم کی رضامندی کی خاطر ان کو چھوڑتا ہے اور پھر دیکھتا ہے کہ چھوڑ سکتا ہے تو بھلا ایسا انسان جو خدا کے لئے ضروری چیزیں چھوڑ سکتا ہے وہ شراب کیوں پینے لگا اور خنزیر کیوں کھانے لگا؟ جس کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے یا مثلاً کوئی رشوت خور، ربوٰخوری کرنے والا یا چور یا ایسا انسان جو قرض لیتا ہے کہ ادا کرنے کی نیت نہیں ہے جبکہ دیانت داری سے کام لیتا ہے اور مولیٰ کریم کی اجازت اور پروانگی کے سوا کچھ نہیں کرتا تو وہ ایسے خبیث مال کے لینے میں کیوں جرأت کرے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح گھر میں حسین جوان بیوی موجود ہے مگر اللہ ہی کی رضا کے لئے تیس دن چھوڑ سکتا ہے تو بد نظری کے لئے جی کیوں للچائے گا۔

(خطبات نور، حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین، خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ، صفحہ 52)

فلسفۂ صوم و صلوٰۃ
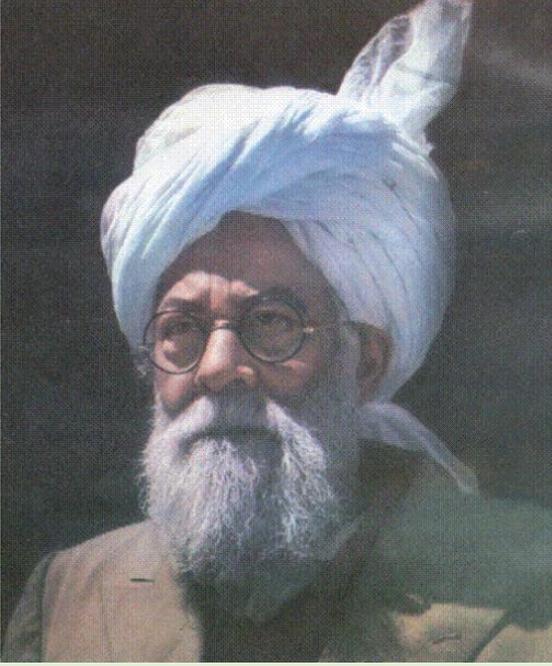
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جس طرح نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ جو کرو ہمارے حکم سے کرو۔ اسی طرح روزہ میں حکم دیا کہ جو کچھ نہ کرو ہماری ممانعت سے نہ کرو...پس شریعت نے جو احکام دیئے ہیں ان میں بعض کرنے کے متعلق ہیں اور بعض نہ کرنے کے متعلق ہیں اور ان کا مرکز نماز اور روزہ ہیں۔ تاکہ انسان ان کے ذریعہ اس بات کی مشق کرے کہ جب کوئی خدا کا حکم آئے گا تو میں وہ بجالاؤں گا۔ اور جس کام سے رکنے کے متعلق حکم آئے گا اس سے رک جاؤں گا۔ جب یہ مشق ہو گی تو وقت پر کامیاب ہو گا اور اگر مشق نہیں ہو گی تو موقع آنے پر رہ جائے گا۔

دیکھو جب سپاہی سے خندق کھدوائی جاتی ہے۔ اس وقت اگر کوئی کہے کہ یہ کیا فضول حرکت ہے کونسا اس کے سامنے دشمن آگیا ہے۔ تو یہ اس کی نادانی اور ناواقفی ہو گی۔ کیونکہ سپاہی سے خندق کھدوانا اور چاند ماری کرانا اور محنت کے کام لینا اس کے قدم کو جنگ میں مضبوط کر دیتا ہے۔ اور جب موقع آتا ہے تو انہی خندقیں کھودنے اور چاند ماری کرنے کی وجہ سے دشمن سے خوب مقابلہ کرتا ہے لیکن جو آرام کرتے ہیں اور ان کو مشق نہیں ہوتی وہ لڑائی میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔

مشہور ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کہاں تک درست ہے کہ ایک بے وقوف بادشاہ کو خیال آیا کہ فوجوں پر بہت پیسہ خرچ ہوتا ہے کیوں نہ فوجوں کو توڑ دیا جائے اور وقت ضرورت قصائیوں سے کام لیا جائے۔ یہ بھی تو خون بہاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ فوجیں توڑ دی گئیں۔ اس کا جب غنیم کو علم ہوا تو وہ چڑھ آیا۔ اور بادشاہ نے ملک کے قصائی جمع کر کے انہیں مقابلہ کے لئے بھیجا۔ لیکن وہ واپس بھاگ آئے۔ جب بادشاہ نے بھاگ آنے کی وجہ پوچھی تو کہا بادشاہ سلامت وہ تو نہ رگ دیکھتے ہیں نہ پٹھا اندھا دھند مارتے چلے جاتے ہیں۔ ہم وہاں کیا کر سکتے ہیں۔ چونکہ سپاہی مرنا اور مارنا دونوں باتیں جانتا ہے۔ وہ اگر دیکھتا ہے کہ میں دشمن کو نہیں مار سکتا تو ملک کی حفاظت کے لئے خود مر جاتا ہے۔ اور بھاگنے کی نسبت مر جانا بہتر سمجھتا ہے۔ مگر قصائی آرام سے چھری تیز کر کے ذبح کرنا ہی جانتا ہے۔ اس لئے وہ دوسرے کے مقابلہ میں کب کھڑا ہو سکتا ہے۔ پس ہمیں بھی شریعت نے مشق کرائی ہے۔ جس میں یہ شرط ہے کہ انسان نماز پڑھتے یا روزہ رکھتے ہوئے نیت کرے کہ خدا کے حکم کے ماتحت ایسا کرتا ہوں۔ اور جب یہ مشق پختہ ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ کے لئے خواہ کچھ کرنا پڑے آسانی سے کر سکے گا...

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ، خطبات محمود جلد 7 صفحہ 271-274)

اللہ تعالیٰ انسان کے بہت قریب ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا

...جب انسان کو روحانی قویٰ بھی مل گئے اور ایک کامل آسمانی ہدایت بھی مل گئی تو اسے اپنی زبان سے یہ دعا بھی کرنی پڑے گی کہ اے خدا ہمیں صراط مستقیم بھی عطا فرما اور اس پر چلنے کی توفیق بھی بخش ہمیں اپنی صفات کا عرفان بھی عطا فرما اور ہمارے لئے الٰہی صفات کا مظہر بننے کے سامان بھی پیدا کر۔ ایسی دعا اور التجا ایک ایسی ہستی ہی سے کی جاسکتی ہے جس کے متعلق یہ یقین ہو کہ وہ قریب اور مجیب الدعوات ہے۔ چنانچہ یہ بزرگ و برتر ہستی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جس نے قرآن کریم میں فرمایا:

وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَادَعَانِ *

جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں لفظ عبد قابل ذکر ہے چنانچہ انسان کی پچھلی تاریخ پر جب ہم غور کرتے ہیں تو تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے بہت قریب ہے اور وہی تاریخ روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے فرمان اور انسانی فطرت کے مطابق بھی اور پھر عقلاً بھی یہ بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔

پس دوستوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ تم دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرو اور جس قرب کے نظارے زبان حال کی دعاؤں کے ذریعے انسان نے مشاہدہ کئے اور محسوس کئے اس قرب الٰہی کے نظارے عقل کی اور بینائی کی اور فراست کی اور روحانیت کی آنکھ سے دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ تمہیں آسمانی برکتوں سے نوازے گا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ مشروط ہے۔ اس نے یہ شرط لگائی ہے کہ کوشش کرو، عمل صالح بجالاؤ، مجاہدہ کرو، میری قرب کی راہوں کو حاصل کرنے کے لئے انتہائی زور لگاؤ تو پھر آسمانی برکتیں ملیں گی۔ خدا کرے کہ تمہیں اس کی توفیق عطا ہو...

یہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ یہ مہینہ اور بھی کئی لحاظ سے بڑی برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں الٰہی برکتوں کے حصول کے سامان پیدا کئے گئے ہیں اس لئے ہم سب کا یہ فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے اور قرب الٰہی کے حصول کے لئے اس ماہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں خدا کرے کہ آپ بھی اور یہ خاکسار بھی اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ پیار حاصل کرنے کی توفیق پائے۔ آمین۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 23 جنوری 1973ء صفحہ 3 تا 7)

(خطبات ناصر جلد چہارم صفحہ 459-460 اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشن) * (البقرۃ:187)

اِنِّیۡ قَرِیۡبٌ کے حقیقی معنی اور رمضان کی دعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نکتہ ہمیں بتایا کہ اس کا معنی بنیادی اور حقیقی معنی اور سب سے اعلیٰ معنی یہ نہیں ہے کہ تم خدا سے اپنی ضرورتیں مانگو تو وہ قریب ہے بلکہ یہ ہے کہ تم خدا سے خدا کو مانگو، اس کی تمنا کرو، اسے چاہو تو تم پھر دیکھو گے کہ وہ تمہارے قریب ہے۔ اور جتنی تمنا ہو گی اتنا ہی زیادہ قرب محسوس کرو گے۔ سب کچھ مانگ لو گے اگر خدا سے خدا کو مانگ لو۔

... پس اس رمضان مبارک میں سب دعاؤں سے بڑھ کر اس دعا کو اہمیت دیں کہ ہمیں خدا وہ استجابت بخشے جس کے نتیجے میں وہ دعائیں قبول فرماتا ہے یعنی خدا کے ارشادات کی استجابت ہمیں عطا کرے تا کہ ہماری دعاؤں کو اس کے حضور استجابت عطا ہو اور ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ اس کی تمنا کریں اور یہ توفیق بھی اسی سے مانگنی پڑے گی، اس کے لئے بھی اسی کے حضور دعائیں کرنی پڑیں گی کیونکہ بظاہر یہ کہہ دینا تو بہت آسان ہے کہ اے خدا! میں تجھ سے تجھے مانگتا ہوں لیکن حقیقت میں اس دعا میں مغز پیدا کرنا اس دعا میں جان پیدا کرنا ایک بہت ہی مشکل کام ہے۔ عام انسان تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ کتنی مشکل دعا ہے۔ جو بظاہر ایک دو حرفوں پر مشتمل ہے، ایک دو لفظوں پر مشتمل ہے۔ اے خدا میں تجھ سے مانگتا ہوں تجھی کو، ہر انسان کہہ دے گا مگر جس کو مانگتا ہو اُس کی تمنا بھی تو ہونی چاہیئے دل میں۔ بغیر محبت کے مانگو گے بھی تو آئے گا کون؟ بغیر پیار کے طلب بھی کرو گے تو اُس کے نتیجے میں جواب دینے والا جواب کیوں دے گا، اس طلب کو پورا کیوں کرے گا؟ لوگ تو محبوبوں کی بھی منتیں کرتے ہیں کہ ہمارے گھر چلے آؤ اور محبت رکھتے بھی ہیں تب بھی وہ نہیں آتے... چنانچہ غالب نے جب یہ کہا کہ:

میں بلاتا تو ہوں اُس کو مگر اے جذبۂ دل
اس پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

(دیوان غالب صفحہ 296)

اس میں گہری حکمت کی بات ہے کہ بظاہر تو شاعر یہ شکوہ کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہماری طلب تو بہت ہے، ہمارے دل کی تمنا تو سچی ہے مگر محبوب سنتا ہی نہیں ہے، اس پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ لیکن ایک ان میں ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ میری طلب کا قصور ہے، میری طلب میں وہ شدت نہیں پائی جاتی، وہ قوت نہیں ہے، اگر میری طلب میں قوت ہو تو اس کا گزارہ ہی نہیں ہو سکتا بن آئے ہوئے۔ بے اختیار کشاں کشاں چلا آئے گا اگر میری طلب میں قوت پیدا ہو جائے۔ یہی مضمون زیادہ اعلیٰ اور نہایت ارفع رنگ میں اس آیت میں بیان ہوا ہے۔

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 9 مئی 1986ء)

دِکھلائی دی جو آگ وہ شُعلۂ طور تھا
پَر تَو وہ اِک جمالِ محمدؐ کا نور تھا

دل میں تڑپ کہ جان لے خالق کو یہ جہاں
محوِ دُعا حرا میں خدا کے حضور تھا

اِک وحشیانہ طرزِ رہائش تھا قوم کا
گھُٹی میں جس کی ظلم و ستم کا فتور تھا

شفقت تھی مصطفیٰؐ کی دعا کا تھا دَر کھلا
دل اُس کا دشمنوں کے دُکھوں سے بھی چُور تھا

بطحا سے کائنات پر جب ضَو فِشاں ہوا
روشن وہ سر سے پا تھا خدا کا ظہور تھا

جلووں کی معجزات کی کثرت تھی ہر گھڑی
وہ فخرِ انبیاءؑ ہوا صد رشکِ طُور تھا

ہر وقت معجزے سے خدا نے بچا لیا
دشمن تو غارِ ثور تک پہنچا ضرور تھا

طائف کے حادثے پہ عدو غور تو کرے
لت پت لہو سے ، جسم بھی زخموں سے چُور تھا

تھرّا اُٹھی زمیں، فلک حیرت زدہ ہوا
ہونا ضرور قہر و غضب کا ظہور تھا

لیکن دعائے مغفرت سے ٹَل گیا عذاب
اس قوم کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا

خلقِ خدا پہ جس نے روا ظلم کو کیا
محبوبِ کبریاؑ کی نگاہوں سے دور تھا

محروم تھا جو رحمتِ عالَمؐ کے فیض سے
اُس بد نصیب شخص کا اپنا قصور تھا

مکرم حبیب اللہ صادق باجوہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے

سلسلہ کے قادرالکلام شاعر، کئی مجموعہ ہائے کلام کے مصنف، "مالا" کے بانی رکن اور روحِ رواں، نئے مسافرانِ شعر و سخن کی رہنمائی کرنے والے۔ خلافت کے عشق میں سرشار، احمدیہ علم الکلام اور جماعتی وقار کی پاسداری کرنے والے مکرم حبیب اللہ صادق باجوہ صاحب 14 فروری 2022ء کو اپنے خالق و مالک کے حضور پیش ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ محترم عطاء اللہ کلیم صاحب مرحوم، سابق امیر جماعت امریکہ و مشنری انچارج جماعت امریکہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ 'مجلہ النور' کو آپ کا قابل قدر قلمی تعاون حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام نیکیوں اور خدمات کو قبول فرمائے۔

آپ کے پسماند گان میں اہلیہ، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

مختصر رپورٹ سمپوزیم IAAAE

حضور انور نے 6 مارچ کو نمازِ مغرب کے بعد ایوانِ مسرور اسلام آباد، ٹلفورڈ میں منعقد ہونے والے IAAAE کے سالانہ انٹرنیشنل سمپوزیم بعنوان ”انجینئرنگ کے ذریعہ مصیبت زدہ انسانیت کو با اختیار بنانا“ برائے سال 2022ء سے اختتامی خطاب فرمایا۔ حضورِ انور نے ایسوسی ایشن کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں دنیا کے موجودہ حالات میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا خلاصہ

الحمدللہ ایسوسی ایشن نے پچھلے سالوں میں بہت ہی شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ اگر اس کے قیام سے جائزہ لیا جائے تو اب ان کے کاموں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا ہے۔ IAAAE اب جدید ترین خطوط پر کام کر رہی ہے اور دنیا کے مختلف ممالک میں واٹر فار لائف اور سولر سسٹم کی سہولتیں مہیا کر رہی ہے۔ ماڈل ولیج پراجیکٹس بھی کم سے کم قیمت پر مکمل کئے جا رہے ہیں جو کہ انسانیت کی عظیم خدمت ہے۔ مجھے علم ہے کہ آپ کے ممبران بے انتہا محنت سے کام کر رہے ہیں اور سستے سے سستے آلات خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گزشتہ دو سال میں نو ممالک کے لوگوں نے واٹر فار لائف پراجیکٹ سے فائدہ اُٹھایا ہے۔

افریقہ کے دُور دراز ممالک میں صاف پانی کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے اور IAAAE ایسے علاقوں میں صاف پانی لوگوں کے گھروں تک پہنچا رہے ہیں جس سے اُن لوگوں کی خوشی قابل دید ہے۔ اسی طرح سولر سسٹم کے ذریعہ بھی لوگوں کے گھروں میں نہ صرف روشنی کا انتظام کیا گیا بلکہ میڈیا تک رسائی کی سہولت بھی مہیا کی گئی جس سے اب اُن لوگوں کو دنیا کے اصل حالات کا اندازہ ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ چند سال قبل میں نے خواہش کا اظہار کیا تھا کہ IAAAE دنیا کے دور دراز علاقوں میں پینے کا صاف پانی پہنچانے کا انتظام کرے۔ یہ میرے لئے خوشی کا باعث ہے کہ آپ نے اس بارہ میں اچھا کام کیا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ IAAAE ماڈرن ولیج سکیم کے تحت مفوضہ کام سے بہتر کام کر گئے ہیں۔ IAAAE ہر وقت یہ پیشِ نظر رکھے کہ دنیا کے حالات کے مطابق کس طرح کام کیا جائے۔ دنیا کی حالت تشویش ناک اور خطرناک ہے۔ خصوصاً آج کل جو دنیا میں ہو رہا ہے اور یوکرین اور رشیا اور یورپ کے درمیان جو ہو رہا ہے اس سے دنیا کے ایک بڑے خطے میں ہو سکنے والی جنگ کے نتیجہ میں ہونے والا نقصان انسان کے وہم و گمان سے بالا ہے۔ اور ایسی تباہی آنے والی ہے کہ انسان نے کبھی سوچا بھی نہ ہو۔ IAAAE کو چاہیئے کہ بنی نوع انسان کے لئے اپنی کوششوں کو بڑھائے اور ہر قسم کے حالات سے نپٹنے کی تیاری کرے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ لوگوں نے زیرِ زمین بنکر بنائے ہیں جس میں بہت سی ضروریات مہیا ہوں گی۔ یہ امیر لوگوں کے لئے تو کافی ہوں گی لیکن ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کے لئے یہ ممکن نہیں۔ یہ بھی غلط خیال ہے کہ یہ بنکر انہیں بچالیں گے۔ وہاں رہنے کے نتیجہ میں نفسیاتی مسائل، بے چینی اور گھبراہٹ پیدا ہو گی۔ پھر امیر لوگ کیا کریں گے جب وہ بنکر سے نکلنے کے بعد دنیا کی تبدیل شدہ ہیئت دیکھیں گے کہ جن لوگوں پر ان کا تکیہ تھا وہ تو لقمہ اجل بن گئے۔ اور دنیا ایک ظلمت اور اندھیروں کی لپیٹ میں آگئی ہو گی۔ ان لوگوں کو خیال کرنا چاہیئے کہ ان حالات کے نتیجہ میں فرد پر اس کا کیا اثر ہو گا۔ دنیا کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے۔ دنیا کے رہنما ہوش سے کام لیں مبادا دیر نہ ہو جائے۔ اور ہمیں اس بارہ میں اپنا قائدانہ کردار ادا کرنا ہے۔ ایسی جنگ کے بعد انسانیت کو ایک بڑا چیلنج درپیش ہو گا کہ دنیا کی از سرِ نو تعمیر کی جائے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس بارہ میں IAAAE اس بارہ میں ایک تفصیلی پلان بنائے۔ ایک ایسی رہائشی سکیم کا انتظام کیا جا سکتا ہے ان کے لئے جو بے گھر ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ بھی احمدی آرکیٹیکٹس کو عام

حالات میں بھی سستے گھروں کے پروجیکٹس کے متعلق سوچنا چاہیئے جو جماعت کے فائدہ کے ہوں۔ آپ کو ایسے پلان بنانے چاہئیں کہ ہماری مساجد، مشن ہاؤسز اور دیگر پراجیکٹس بہترین معیار، کم خرچ اور ماحول دوست ہوں۔ خدانخواستہ اگر بڑے پیمانے پر جنگ ہو گئی تو ہم امید کرتے ہیں کہ دنیا کے کئی خطے شدید تباہی سے بچ جائیں۔ افریقہ، جزائر اور دور دراز کے علاقے براہِ راست متاثر نہ ہوں گے۔ فرمایا کہ ہمیں ایسے مستقبل کے لئے تیار رہنا چاہیئے کہ مغربی دنیا کا امن اور حفاظت قائم نہ رہ سکے اور وہ کام دوسرے علاقوں میں کیے جاسکیں اور ان کم ترقی یافتہ ممالک کو مضبوط بنا سکیں۔ ہمیں سوچنا ہو گا کہ ان علاقوں میں کیسے کام کیا جائے تاکہ یہ پسماندہ اقوام بڑے وقار کے ساتھ کھڑی ہو سکیں۔ دنیا کی از سرِ نو تعمیر میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ IAAAE کو چاہیے کہ وہ ایک دور اندیش منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرے۔ تاکہ اس زمانے کے حالات ٹھیک ہو بھی جائیں تو جماعت اور IAAAE ایک ادارے کے طور پر مستقبل کے لئے کام کرتی رہے۔ ہم کیا کردار ادا کر سکتے ہیں کہ ترقی پذیر ممالک کم وسائل کے ساتھ بہترین انفراسٹرکچر اور ٹیکنالوجی اور وسائل ان کو مہیا ہوں۔ آپ کا پلان یہ ہو کہ یہ اقوام کیسے قرضے کے بوجھ سے اپنے آپ کو نکال سکیں اور دنیا کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کے قابل ہو سکیں۔

(بشکریہ ادارہ الفضل انٹرنیشنل)

کثرت سے دعائیں کرنے کی تلقین

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 4/مارچ 2022ء میں دنیا کے فکر انگیز حالات اور ایٹمی جنگ کے خدشہ کے پیش نظر درج ذیل دعائیں کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرمائی:

☆... درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیمَ وَعلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیمَ إِنَّكَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ ۔

☆... استغفار اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

☆... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وقت میں جماعت کو خاص طور پر تلقین فرمائی تھی کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) کی دعا بہت پڑھا کرو اور فرمایا تھا کہ رکوع کے بعد کھڑے ہو کے یہ دعا کیا کریں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 9)

اللہ تعالیٰ حسنات سے بھی نوازے اور ہر قسم کے آگ کے عذاب سے سب کو بچائے۔ آمین۔

قادیان میں 1943ء کے رَمضان میں ایک تولہ شکر کا راشن

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

دودھ میں لسّی میں اور چائے میں پڑتا ہے نمک
ان دنوں میں ایک تولہ راشنِ شکر جو ہو
روزہ میں گرمی کے مارے لگ رہی ہے ایک آگ
چار تولے کھانڈ سے بنتا ہے شربت کا گلاس
اور سب شہروں میں ہے اِک سیر سے راشن مزید
صرف یہ کہنا کہ سرکاری یہی مِقدار ہے
ملک میں سارے یہی مقدار ہوتی تب تو خیر
ذائقہ کا اور تَنَعُّم کا نہیں ہر گز سوال
شیشی پینے والے بچوں کے لئے تو اوسطاً
زچہ اور لڑکوں، مریضوں، روزہ داروں کے لئے
تاکہ راشن ہو زیادہ دُور ہو ساری کمی
چاہئے کرنا ڈپو کا بھی تو احسن انتظام
جبکہ کھلتی ہیں دُکانیں صبح سے تا شام سب
دیکھئے تلخی زدوں کی کون فریادیں سُنے؟

ہے یہ روزوں کا مہینہ یا کہ خالی[1] کی جھلک
ڈر ہے آہِ روزہ داراں پھونک ڈالے گی فلک
کھانڈ ہے ڈیپو میں بند اور دِل رہا ہے یاں بِلک
اور کئی ایسے ہوں تب تسکین پاتا ہے دِلک[2]
اور یہاں رَمضان میں ہے چھ چھٹنکی یہ گزک
کیسے مانیں ہم کہ ہر جا تو نہیں ہے یہ کھٹک
ڈیڑھ پا یاں ہو تو واں[3] ہو پانچ پا یہ ہے کسک
بلکہ لازم ہے شکر یوں جیسے پانی اور نمک
پانچ تولہ روز ہو، دو سال کی مُدّت تلَک
چاہئے ہے آدھ پاتک فالتو بے ریب و شک
اہل حل و عقد کو لازم ہے کوشش بے دھڑک
صبر کا پیالہ ہے جاتا اکثروں کا واں چھلک
پھر ڈپو کیوں خاص کر کھلتا ہے گھنٹے تین تک
جو بھی ہو اُس کو دُعا ہم دیں گے "اَللّٰہُ مَعَکْ"

[1] خالی، شوال کے بعد کا مہینہ [2] دل کی تصغیر [3] مثلاً فیروزپور

(الفضل 16/ستمبر 1943ء)

تبرکات

چند دنوں میں رمضان مبارک کا آخری عشرہ شروع ہونے والا ہے۔ اسی عشرہ میں مبارک رات آتی ہے جس کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ وَمَآ اَدْرٰ کَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ۔ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔
تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَ الرُّوحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمرٍ سَلَا مٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

"یعنی ہم نے قرآنی شریعت کو ایک عظیم الشان رات کے زمانہ میں اتارا ہے۔ اور اے مخاطب تو کیا جانے کہ یہ رات کتنی برکات اور کتنے فضائل کی حامل ہے۔ یہ رات ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اس میں خدا کے فرشتے خدا کے اذن سے اس کے پاک کلام کے ساتھ ہر ضروری امر لے کر زمین پر اترتے ہیں اور پھر غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک سلام و رحمت کا مسلسل نزول ہوتا رہتا ہے۔"

ان لطیف آیات کے معنی تو یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے قبل کا زمانہ گویا روحانی لحاظ سے ایک تاریک ترین رات کے مشابہ تھا جب کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے مطابق ہر آسمانی روشنی مدھم پڑتے پڑتے بالآخر بجھ چکی تھی اور چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آیا کہ آپ کے بے مثل روحانی سورج نے افق مشرق سے طلوع ہو کر اس رات کی تاریکی کو دن کی روشنی میں بدل دیا۔ اور پھر خدائے اسلام نے قیامت تک کے لئے یہ مقدر کیا کہ ہر ہزار مہینے کے بعد (جو کچھ اوپر تراسی سال کا زمانہ بنتا ہے) ایک مجدد مبعوث ہو کر گزرے ہوئے زمانہ کی کدورتوں کو دھو کر دین کو از سر نو پاک و صاف کر دیا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بھی اسی لیلۃ القدر میں ہوئی تھی۔ لیکن ان آیات کے ایک ظاہری معنی بھی ہیں جو معروف لیلۃ القدر سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے متعلق آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ:۔

تَحَرُّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَ وَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

"یعنی اے مسلمانو! رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی رات میں لیلۃ القدر کو تلاش کر کے اس کی برکات سے فائدہ اٹھایا کرو"

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ:۔

مَنْ كَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

"یعنی جس شخص کو لیلۃ القدر کی برکات کی تمنا ہو اسے چاہئے کہ اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے"

اور ایک تیسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ:۔

اِلْتَمِسُوْهَا فِی التَّاسِعَةِ وَ السَّابِعَةِ
وَ السَّابِعَةِ وَ الْخَامِسَةِ

"یعنی لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں انتیسویں اور ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو"

ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو خدا تعالیٰ کی ازلی حکمت نے (اور اس حکمت کا مقصد ظاہر ہے مسلمان کم از کم چند راتیں تو تلاش میں گزاریں اور کسی ایک رات پر تکیہ نہ کر بیٹھیں) لیلۃ القدر کو معین صورت میں ظاہر نہیں فرمایا لیکن یہ بات ضرور معین فرما دی ہے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی وتر راتوں میں سے کوئی نہ کوئی رات ہوتی ہے۔ وتر کی یعنی طاق رات کی یہ خصوصیت ہے کہ اللہ وِتر وَ یُحِبُّ الوِتر کے اصول کے مطابق ہمارا خدا وتر ہے اور وہ وتر کو پسند کرتا

ہے۔اور آخری عشرہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ رمضان کے دو ابتدائی عشرے مخصوص عبادات اور ذکر الٰہی میں گزارنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ایک خاص روحانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو دعاؤں کی مقبولیت کے ساتھ انتہا درجہ کی مناسبت رکھتی ہے۔اسی لئے حدیث میں آنحضرت ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ:۔

اِذَا دَخلَ العَشْرِ الْاَ وَ اخِرِ شدَّ مِئزِ رَہ وَ أَ حْیَا لَیلَہ وَ اَیْقَظَ اَھلَہُ

"یعنی جب آخری عشرہ آتا تھا تو آپ اپنی کمر کس لیتے تھے۔(جس شخص کی کمر کبھی بھی ڈھیلی نہ ہوئی اس کے متعلق کمر کسنے کی۔شان کا خود قیاس کر لو) اور اپنی رات کو (جو ویسے بھی ہمیشہ زندہ رہتی تھی) اپنی مخصوص عبادت کے ذریعہ غیر معمولی زندگی سے معمور کر دیتے تھے۔اور اپنے اہل کو بھی رات کی خاص عبادت کے لئے جگاتے تھے۔"

پس اب جب کہ رمضان کا آخری عشرہ قریب آرہا ہے جو گویا رمضان کی کمان یعنی اس کی بلند ترین چوٹی ہے (اور یہی اعتکاف کے دن بھی ہیں) میں دوستوں کی خدمت میں ایک بار پھر یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس عشرہ کے لئے اپنی کمر کس لیں اور اپنی مردہ راتوں کو زندہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور اپنے اپنے گھروں میں اپنے اہل و عیال کو بھی نوافل اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کے واسطے جگائیں تاکہ سارا گھر رمضان کی برکات سے معمور ہو جائے۔اور غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک خدائی سلام و رحمت کا نزول ہو کر ان کے دلوں کو منور کر دے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ جسمانی بارش کی طرح آسمان سے اترنے والی روحانی بارش بھی ہر زمین کو یکساں سیر اب کرتی ہے۔کیونکہ بعض باتوں میں مشابہت رکھنے کے باوجود دونوں بارشوں میں یہ اصولی فرق ہے کہ جہاں زمینی بارش ہر اچھی اور بُری زمین پر یکساں نازل ہوتی ہے وہاں آسمانی بارش کا نزول صرف نیک دلوں کے ساتھ مخصوص ہے اور غافل اور گندے اور بد فطرت انسانوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔اور ایک رات تو درکنار ہزار لیلۃ القدر کا ظہور بھی انہیں بدستور تاریکیوں میں مبتلا چھوڑ کر آگے گزر جاتا ہے۔جیسا کہ قرآن مجید خود فرماتا ہے کہ:۔

وَ الَّذِی خَبُثَ لَا یَخْرُ جُ اِلّا نَکِدًا

یعنی جس شخص کے دل کی زمین گندی ہوتی ہے وہ روحانی بارش کے باوجود گندی فصل اگانے کے سوا کوئی فائدہ نہیں دیتی۔پس ضروری ہے کہ خدا سے ڈرتے ہوئے اور اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کرتے ہوئے نیک نیت کے ساتھ اس عشرہ میں قدم رکھو۔

یہ سوال کہ لیلۃ القدر کی ظاہری علامت کیا ہے۔ایک مشکل سوال ہے کیونکہ حق یہ ہے کہ لیلۃ القدر کی کوئی ایسی ظاہری علامت نہیں ہے جسے قطعی قرار دیا جا سکے۔بعض حدیثوں میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک لیلۃ القدر کے دوران بادل آکر کچھ ترشح ہوا تھا۔لیکن یہ علامت مستقل اور دائمی علامت نہیں ہے۔بلکہ غالباً اس سال کے ساتھ مخصوص تھی گو بعید نہیں کہ کسی اور سال میں بھی اس قسم کی ظاہری علامت پیدا ہو جائے کیونکہ خدا کے مادی اور روحانی نظاموں میں ایک قسم کی مشابہت پائی جاتی ہے لیکن لیلۃ القدر کی اصل علامت قلب مومن کے روحانی احساس سے تعلق رکھتی ہے۔جسے لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے ہم صرف اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ لیلۃ القدر کا ظہور ہوتا ہے تو دعا کرنے والا مومن ایک طرف تو آسمان سے انتشار روحانیت کا خاص نزول محسوس کرتا ہے جو نہ صرف اس کے دل و دماغ کو منور کر دیتا ہے۔بلکہ اس کا ماحول بھی آسمانی نور سے جگمگا اٹھتا ہے۔اور دوسری طرف اس کی دعا اور مناجات میں ایک خاص رنگ کی کیفیت اور پاکیزگی اور بلندی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ایسا محسوس کرتا ہے کہ گویا اس کی دعا کو غیر معمولی پر لگ گئے ہیں۔جس کے نتیجہ میں وہ آسمان کی طرف اُڑ اُڑ کر پہنچ رہی ہے اور بعض اوقات بعض کشفی نظارے بھی نظر آجاتے ہیں اور دل پکار اٹھتا ہے کہ یہ ایک خاص گھڑی ہے۔یعنی بقول شخصے:

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

لیلۃ القدر کے تعلق میں آخری سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو لیلۃ القدر میسر آجائے تو وہ کیا دعا مانگے؟ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس تعلق میں ہماری جماعت کے بعض علماء بھی غلطی خوردہ ہیں۔کیونکہ وہ ایک حدیث کا غلط مفہوم سمجھنے کی وجہ سے لیلۃ القدر کی دعاؤں کو ایک نہایت تنگ دائرہ کے اندر محدود کر دیتے ہیں۔حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں؟ آپ نے فرمایا یہ دعا کرو کہ:۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔"یعنی اے میرے خدا تو بے حد معاف کرنے والا آقا ہے اور اپنے بندوں کو معاف کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔پس میرے گناہ بھی معاف کرنا"

اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گویا رسول پاک ﷺ نے لیلۃ القدر کے لئے صرف اسی دعا پر حصر فرمایا ہے جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہے۔حالانکہ گو یہ دعا بہت عمدہ دعا ہے اور عفو کا مقام عام مغفرت سے یقیناً زیادہ بلند ہے کیونکہ جہاں مغفرت کے معنی صرف بخشنے اور پردہ پوشی کرنے کے ہوتے ہیں۔

وہاں عفو کے معنی گناہوں کو مٹا دینے اور انہیں کالعدم کر دینے اور دعا کرنے والے کو ان کے بد اثرات سے کُلّی طور پر محفوظ کر دینے کے ہیں۔ اور یقیناً مؤخر الذکر مفہوم سے زیادہ ارفع اور زیادہ اکمل ہے۔ لیکن بہر حال یہ دعا ایک منفی قسم کی انفرادی دعا ہے اور آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ سمجھنا کہ آپ نے لیلۃ القدر جیسی عظیم الشان گھڑی کے متعلق اس قسم کی محدود اور منفی اور انفرادی دعا پر حصر کیا ہو گا کسی طرح درست نہیں در اصل آنحضرت ﷺ کا یہ طریق تھا کہ بعض اوقات مخاطب کے وقتی حالات کے مطابق ایک وقتی ہدایت فرمادیتے تھے۔ لیکن آپ ﷺ کا یہ منشاء ہر گز نہیں ہو تا کہ ہر شخص ہر حال میں صرف اسی ہدایت کا پابند رہے اور اس سے آگے قدم نہ اٹھائے۔ خوب سوچو کہ دینے والی خدا جیسی دیالو ہستی جس کے انعام و اکرام اور فضل و رحمت اور جود و سخا کی کوئی حد نہیں اور گھڑی لیلۃ القدر جیسی عظیم الشان جسے خدا نے تراسی سال (یعنی عام حالات میں لمبی سے لمبی انسانی عمر) سے بھی بہتر اور مجسم سلامتی قرار دیا ہے اور پھر دعا صرف یہ کہ میرے ذاتی گناہ معاف ہو جائیں اور بس!! یہ نظریہ نہ تو خدا کے شایان شان ہے اور نہ رسولؐ کے مقام تلقین و تعلیم سے کوئی مناسبت رکھتا ہے اور نہ ہی لیلۃ القدر جیسی مبارک گھڑی کے ساتھ اس کا کوئی خاص جوڑ ہے۔

پس ہمارے جن خوش قسمت دوستوں کو لیلۃ القدر میسر آئے انہیں چاہئے کہ بے شک یہ دعا مانگیں جس کا اُوپر کی حدیث میں ذکر ہے کیونکہ یہ ہمارے آقاؐ کا مقدس کلام ہے اور برکتوں سے معمور لیکن اپنی دعاؤں کو اس دعا تک ہر گز محدود نہ رکھیں بلکہ ہر قسم کی جماعتی اور قومی اور خاندانی اور انفرادی اور پھر منفی اور مثبت دعاؤں سے اپنے دامن کو اتنا بھر لیں کہ بے شک ان کا دامن پھٹنے کے قریب پہنچ جائے مگر دعا کا دامن تنگ نہ ہونے پائے یہ درست ہے کہ بعض طبیعتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ ایک ہی وقت میں بہت سی دعائیں کریں تو انتشار کی صورت پیدا ہو کر توجہ کا مرکز اُکھڑ جاتا ہے لیکن کم از کم یہ تو ہو کہ جماعتی اور قومی دعاؤں کو نہ بھولا جائے۔ یعنی اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے خاص دعائیں کی جائیں۔ رسول پاک ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک مقاصد کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کے واسطے دردمندی سے دعا مانگی جائے۔ صحابہ کرامؓ کی طولِ عمری ان کے پاک نمونہ سے متمتع ہونے کے لئے خدا کے سامنے دامن پھیلایا جائے۔ اور جماعت کے مبلغین اور مرکزی کارکنوں کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کے مطابق مقبول خدمت کی توفیق دے۔ اور انہیں جماعت کے لئے فتنہ کا باعث نہ بنائے۔ قادیان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔ اور پھر اپنے عزیزوں اور دوستوں اور ہمسایوں کے لئے بھی دینی اور دنیوی دعا مانگی جائے۔ جب خدائی رحمت کی کوئی حد بست نہیں تو ہم اپنے دامن کو کیوں تنگ کریں؟ مگر بہر حال اس الٰہی ارشاد کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے جو دعا کی قبولیت کے لئے گویا ایک بنیادی پتھر ہے کہ:-

اُجِیبُ دَعْوَ ۃ الدَّ اعِ اِذَ دَ عَا نِ فَلْیَسْتَجِیبُوْا لِی وَ لْیُؤْ مِنوا بِیۡ

"یعنی میں دعا کرنے والے کی دعا کو ضرور سنتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ میرے بندے بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر سچا ایمان لائیں"

خدا کرے کہ ہم اس معیار پر پورا اُتریں اور خدا کرے کہ ہمارے دلوں میں دعا کے وقت وہ کیفیت پیدا ہو جو خدا کی رحمت کو کھینچا کرتی ہے اور رمضان کا اختتام ہمیں ایک بدلی ہوئی قوم پائے جو خدا کی سچی پرستار اور اس کے رسولؐ کی سچی عاشق اور اس کے مسیح کی سچی خادم ہو۔ آمین یَااَرْحَمُ الرَّ احِمِیْنَ وَاخِرُدَعوٰ نَا اَنِ الحَمدُ للہ رَبِّ العٰلَمین۔ (روزنامہ الفضل 9۔ اپریل 1958ء)

(مرسلہ: صفیہ سامی۔ لندن)

روزہ کے لئے نیّت ضروری ہے

جس شخص کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اسے روزہ رکھنے کی نیت ضرور کرنی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:-

مَنۡ لَمۡ یَجۡمَعِ الصَّوۡمَ قَبۡلَ الۡفَجۡرِ فَلَا صِیَامَ لَهٗ۔

جو صبح سے پہلے روزہ کی نیّت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔

(ترمذی کتاب الصوم)

نیّت کے لئے کوئی معیّن الفاظ زبان سے ادا کرنے ضروری نہیں۔ نیّت دراصل دل کے اس ارادے کا نام ہے کہ وہ کس لئے کھانا پینا چھوڑ رہا ہے۔ نفلی روزہ میں دن کے وقت دوپہر سے پہلے پہلے (بشرطیکہ نیّت کرنے کے وقت تک کچھ کھایا پیا نہ ہو) روزہ کی نیت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی عذر ہو مثلاً رمضان کا چاند نکلنے کی خبر طلوع فجر کے بعد ملی ہو اور ابھی کچھ کھایا پیا نہ ہو تو اس وقت روزہ کی نیّت کر سکتے ہیں اور ایسے شخص کا اس دن کا روزہ ہو جائے گا۔ (فقہ احمدیہ حصہ اول عبادات، صفحہ 274)

رمضان۔ مغفرت کا مہینہ

نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت، لندن

انسان فطرتاً بہت ہی کمزور اور خطا ونسیان کا پُتلا ہے۔ نفس امّارہ اس کے ساتھ ساتھ لگا ہوا ہے اور خون کی طرح انسان کے ہر رگ و ریشہ اور ذرّہ ذرّہ میں داخل ہے۔ کوئی انسان اللہ کے فضل اور رحم کے بغیر شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ۔ ایک اٹل حقیقت ہے اور نفسِ امّارہ کا مغلوب کرنا بہت بھاری مجاہدہ ہے۔ بعض گناہ ظاہر ہوتے ہیں اور بعض مخفی اور چونکہ اللہ تعالیٰ عَفُوّ ہے اور یَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ۔ بہت معاف کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے اس لئے اکثر انسان کو اپنے مخفی گناہوں کا علم نہیں ہوتا حالانکہ ہو سکتا ہے کہ کئی مخفی گناہ ظاہر کے گناہوں سے زیادہ بدتر اور خطرناک ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے۔ بعض موٹی بیماریاں ہیں ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے مگر بعض ایسی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامنگیر ہے ... ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 280-281 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بداخلاقی میں بدل جاتے ہیں طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے رچ جاتے ہیں کہ ان سے نجات مشکل ہو جاتی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اللہ جلّ شانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاو زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں دور بھاگ جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 315 مطبوعہ ربوہ)

دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دُور ہوتی ہے۔ گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگنی چاہئیں۔

قرآن مجید میں آغاز ہی میں حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ ان سے ایک بھول ہوئی اور وہ گناہ کے مرتکب ہوئے۔ تب آپؑ کو نہایت شرمندگی ہوئی اور آپؑ نے اپنی کمزوریوں کی تلافی کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو کچھ دعائیہ کلمات سکھائے۔ جب آپ نے ان کے مطابق دعا کی تو خدا تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ ہوا اور آپ کی توبہ کو قبول کیا اور رحمت کا سلوک فرمایا۔ وہ کون سے مبارک کلمات تھے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے جدّ امجد حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائے کہ جن کی تکرار سے خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ آپؑ کی طرف متوجہ ہوا۔ قرآن مجید نے وہ دعائیہ کلمات ہمارے لئے محفوظ فرمائے ہیں۔ قرآن مجید بیان فرماتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے ساتھی نے یہ دعا کی کہ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡلَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ (الاعراف:24)۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہوں گے۔

یہ دعا جو حضرت آدم علیہ السلام کے لئے خدا کی مغفرت اور رحمت کو کھینچ لانے کا موجب ہوئی تھی آج بھی خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے اگر اس دعا کو اس کے معانی و مفاہیم پر گہری نظر رکھتے ہوئے کامل عجز اور انکسار کے ساتھ اور پورے درد کے ساتھ کیا جائے۔ اپنے ظلموں کا اقرار اور خدا تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت پر کامل یقین حقیقی توبہ کا پہلا قدم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں جب غیر ارادی طور پر ایک شخص مارا گیا تو آپ نے بھی اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے بخشش طلب کی اور یوں عرض کی رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ۔ اے میرے ربّ مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَغَفَرَلَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡم (القصص:17)

سو اس نے اسے بخش دیا اور وہ بہت بخشنے والا بار بار رحم فرمانے والا ہے

اسی طرح جب حضرت یونس علیہ السلام سے ایک خطا ہوئی اور اس کی پاداش میں آپؑ مچھلی کے پیٹ میں ڈالے گئے تو آپؑ نے یوں دعا کی

لَا اِلٰہ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء:88)۔اے اللہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔تو ہر عیب سے پاک ہے۔یقیناً مَیں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ آپؑ نے یہ دعا اس زاری سے کی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَ نَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ۔(الانبیاء:89)

ہم نے اس کی پکار کو قبول کیا اور اسے غم سے نجات دی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؓ نے ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی دعا سکھائیں جو مَیں بطور خاص نماز میں کیا کروں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو

اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُالرَّحِیْم۔(صحیح بخاری 834) اے اللہ !مَیں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ کو نہیں بخشتا۔ پس تو اپنی مغفرت سے مجھے ڈھانپ لے اور مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تو بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دیکھو !خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو مَیں ایک اور اُمّت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور مَیں اسے بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ (البقرہ:223)۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے۔ اگر آدم گناہ کر کے توبہ نہ کرتا اور خدا تعالیٰ کی طرف نہ جھکتا تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا؟ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہو تا جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ مَیں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گیا۔ گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے۔ جب انسان سے گناہ ہوتا ہے تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کر کے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔...اگر گناہ صادر ہو جائے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے۔ عاجزی اور تضرع سے خدا تعالیٰ کے حضور میں جھکو تا کہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ مَیں نے گناہ کیا ہے اور اپنے کو ملزم دیکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ۔

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔

لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہئے اور نیت صادق کے ساتھ چاہئے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہو گا گو بعد میں بہ سبب کمزوری کے ہو جاوے لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب نہ آئے گا تب وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے“۔

(ملفوظات جلد5۔ صفحہ 43-44ایڈیشن 1988ء)

حضور علیہ السلام نے عہد بیعت میں بھی یہ دعا شامل فرمائی ہے کہ

رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ اے میرے ربّ مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور مَیں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو میرے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

رمضان کا مہینہ مغفرت کا مہینہ ہے۔ یہ مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ ہم ہزار قسم کی ظلمتوں میں مبتلا ہیں۔ کئی گناہ ایسے ہیں جو خود کو دکھائی دیتے ہیں اور اکثر خود ہماری نظروں سے بھی پوشیدہ ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان سے واقف ہے۔

آیئے اس رمضان میں اپنے گناہوں کی بخشش اور نفس امّارہ سے نجات کے لئے خصوصیت سے دردمندانہ دعائیں مانگیں۔

سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں آنحضرت ﷺ نے اپنے ساتھیوں کا ہجوم دیکھا جس میں ایک شخص پر سایہ کیا جا رہا تھا۔ حضورؐ نے سبب پوچھا تو عرض کی گئی کہ روزہ دار کو سایہ کیا جا رہا ہے۔ رسول اللہؐ نے بڑے جلال سے فرمایا:

”لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَر“ کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری کتاب الصوم)

دیوانوں کی فہرست میں

امتہ الباری ناصر

چلمن یہ جو ہلکی سی ہے اس کو بھی ہٹا دے
یوں چُھپنا مری دید کی خواہش کو ہوا دے

شُہرہ ہے ترے فیض کا اے ساقیٔ کوثرؐ
دل کھول کے اس پیاس کی ماری کو پلا دے

لا ریب خلافت ہے گھنا سایہ خدا کا
اک نعمتِ عظمیٰ ہے یہ دنیا کو بتا دے

خود رفتہ ہوں بیگانہ ہوں میں ہوش و خرد سے
'دیوانوں کی فہرست میں اک نام بڑھا دے'

پھر دل کی کسک آنکھوں میں رکھ دے گی اُداسی
لگتا ہے خطرناک ہیں موسم کے ارادے

اک ڈھال ترے فضل کی ہر وار کو روکے
وہ ابرِکرم برسے کہ ہر آگ بجھا دے

منسوب رہوں ذات سے تیری ہی خدایا
جینا نہیں آیا ہے تو مرنا ہی سکھا دے

سائل ہوں سلیقہ دے مجھے عرضِ دعا کا
اس درد سے جو عرشِ الٰہی کو ہلِا دے

یہ وعدہ تو خود خالق و مالک نے کیا ہے
سایہ ہے خلافت کا جو ہر دُکھ کی دوا دے

ہو ایسی غزل دل سے اُتر جائے جو دل میں
آقا بھی مرا دیکھے مجھے داد' دعا دے

پہلے اپنی تربیت کر کے اپنے عملی نمونہ سے دوسروں کی تربیت کرنا آسان اور مفید ہوگا اس لئے ہر ایک احمدی کو پہلے اپنی تربیت کرنی چاہئے پھر اپنی اولاد کی اور پھر دوسروں کی تربیت ہو سکتی ہے۔ اسلامی تعلیمات اور جماعت کی روایات کے مطابق چند مفید اور ضروری باتیں درج کی جاتی ہیں۔

(1) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک دوسرے سے ملاقات کا اسلامی طریق یہ ہے کہ 'السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کہا جائے۔ اس سے ہر ایک کو تیس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ (حدیث نبویؐ) کوشش کریں کہ آپس میں سلام کو پھیلائیں جس طرح بھی اور جتنی بار بھی آپ یہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ کسی کو دے سکیں تو دیں اور جواب میں 'وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کی دعا حاصل کریں اس کا بھی تیس نیکیوں کا ثواب ہے۔

آج کل COVID-19 وبا کی وجہ سے ہاتھ ملانے سے اجتناب ضروری ہے۔ بعض اوقات مشاہدے میں آتا ہے کہ لوگ کہنی یا بازو ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کوئی اسلامی طریق نہیں ہے۔ اس کی ضرورت ہی کیا ہے؟ پس السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہی کہنا کافی ہے۔ آج کل ایک دوسرے سے جدا ہوتے وقت خدا حافظ کہنے کا رواج ہو گیا ہے۔ یہ الفاظ بھی مبارک ہیں مگر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت رسولِ کریم ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے الفاظ ہیں ان کے ادا کرنے سے آپؐ کے ارشاد کی تعمیل ہو گی۔ اور بابرکت ہوں گے ان شاء اللہ

(2) مسجد میں داخل ہوں

تو خاموشی کے ساتھ ذکر الٰہی میں مصروف ہو جائیں اور اگر وقت ہو تو نوافل ادا کر لیں۔

(3) آذان کے بعد مسجد میں مکمل خاموشی ہونی چاہیئے

سوائے کسی بہت ضروری بات کے۔ اپنے آپ کو باتوں میں مشغول نہ رکھنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اَلدُّعَاءُ لَا یرد بَیْنَ الْآذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔ کہ آذان کے بعد اقامت تک کا وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ ایسے وقت میں کی گئی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔

(4) مسجد میں سیل فون یا موبائل فون بند کر کے جائیں

ہم دنیا و مافیہا سے قطع تعلق کر کے خدا کے سامنے عرض و نیاز کے لئے گئے ہیں۔ پس یہ بات یاد رکھنی چاہیئے اور ہمیشہ پیش نظر رہے کہ دوسرے اشغال سے منہ پھیرا جائے اور توجہ صرف اور صرف خدا کی طرف ہی رہے۔

(5) خطبہ کے دوران بالکل خاموشی ہو

خطبہ کے دوران بولنا گناہ ہے۔ اس سے اجتناب کریں۔ تمام تر توجہ صرف خطبے کی طرف ہو۔ اگر امام کسی سے کوئی بات پوچھے تو جواب دیا جاسکتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر خطبہ کے دوران کوئی شخص جائے نماز یا کسی کنکری یا کسی چیز سے اپنے آپ کو بہلاتا ہے تو وہ لغو حرکت کرتا ہے۔

(6) خطبہ جمعہ

یہ بات تمام عہدے دار ذہن میں رکھیں کہ خطبہ اپنے آئی پیڈ یا فون وغیرہ سے پڑھ کر نہ دیں۔ امریکہ میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست علی الصبح آجاتا ہے۔ یعنی امریکہ کے وقت کے مطابق صبح 5 بجے، 7 بجے اور 8 بجے اس لئے ہمیں اپنا جمعہ پڑھانے کے لئے کافی وقت مل جاتا ہے۔ پھر کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے خطبہ جمعہ میں ہمیں حضور انور کے اُسی دن کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ / پوائنٹس بیان کرنے چاہئیں نہ کہ ایک دو ہفتے پرانے خطبہ کے نوٹس سنائے جائیں۔ اس سے احباب پر اچھا اثر نہیں پڑتا اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ صاحب جو خطبہ دے رہے ہیں تیاری کر کے خطبہ نہیں دیتے۔

(7) ہمیں اپنے لباس کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے۔

اچھا، صاف ستھرا اور مناسب اور باوقار لباس پہن کر جمعہ کے لئے جانا چاہیئے۔ خصوصاً وہ شخص جس نے خطبہ دینا ہو اس کا لباس اچھا ہونا چاہیئے۔ اَلنَّاسُ بِاللِّبَاسِ کا حکم بھی آیا ہے۔

(8) طہارت

وضو اچھی طرح کر لیں۔ پیشاب کھڑے ہو کر نہ کریں اگر بوجہ مجبوری ایسا

کرنا پڑ جائے تو پھر احتیاط کریں کہ پیشاب کے چھینٹے پاؤں اور کپڑوں کو ناپاک نہ کریں۔

(9) باتھ روم یا لیٹرین میں

ننگے پاؤں یا جرابوں کے ساتھ نہ جائیں بلکہ جوتے پہن کر جائیں ورنہ آپ کی جرابیں اور پاؤں گندے ہوں گے اور جب آپ مسجد میں نماز کے لئے جائیں گے تو نماز کی صفیں اس سے گندی ہوں گی جو کہ درست نہیں ہے۔

(10) جمعہ کی سنتیں

جمعہ سے پہلے کی سنتیں پڑھنی ضروری ہیں۔ جمعہ و عصر کی نمازیں جمع ہو رہی ہوں تب بھی جمعہ کی سنتیں چار یا دو، وقت کی مناسبت سے ضرور پڑھنی چاہئیں۔ جب آپ جمعہ کے دن مسجد میں آئیں تو سب سے پہلے آتے ہی سنتیں پڑھیں اور اگر دیر سے آئے ہیں جب کہ امام خطبہ شروع کر چکا ہے پھر بھی بیٹھنے سے پہلے وقت کی مناسبت سے دو سنتیں پڑھ لیں۔ بعض اوقات احباب خطبہ ثانیہ کا انتظار کرتے ہیں کہ اس میں سنتیں پڑھ لیں گے حالانکہ دونوں خطبے ایک جیسی ہی اہمیت کے حامل ہیں۔۔ بلکہ خطبہ ثانیہ تو1500 سال سے مسلسل دہرایا جارہا ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت بھی کم نہیں۔

(11) نماز کے بعد

نماز کے ختم ہونے پر بھی بیٹھ کر کچھ دیر ذکر الٰہی کرنا چاہیئے یہ بھی احادیث میں آتا ہے اور مستحب اور مستحسن ہے۔ اس کا بھی بہت زیادہ ثواب احادیث میں بیان ہوا ہے۔

(12) جو احباب کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں

جب وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوں تو سب کو کرسی پر بیٹھ کر ہی نماز پڑھنی چاہیئے۔ ہاں جب وہ اپنی الگ نماز پڑھ رہے ہوں پھر بے شک اگر کوئی کھڑا ہو کر پڑھنا چاہئے تو ایسے کر سکتا ہے یعنی سجدے کے وقت کرسی پر بیٹھ جائے اور قیام کے وقت کھڑا ہو جائے۔ مگر جب جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہے پھر اسے سارا وقت کرسی پر ہی بیٹھنا ہو گا۔ یہی مسئلہ ہے اور اس کے مطابق سب کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو بیٹھ کر ہی نماز باجماعت میں شامل ہونا چاہئے۔

(13) جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ یا سوال و جواب

MTA پر آرہے ہوں تو وہ بھی احترام کے ساتھ بیٹھ کر سننے چاہئیں۔ اسی سے بچوں کی تربیت ہو گی اور خلافت کا ادب و احترام بھی پیدا ہو گا۔

(14) نمازی کے آگے سے گزرنا

جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے آگے سے نہ گزرا جائے اور اگر گزرنا ناگزیر ہو تو ایک صف / یا اس کے سجدہ کی جگہ سے اوپر ہو کر گزرا جاسکتا ہے۔ نمازی کے سجدے کی جگہ سے گزرنا منع ہے۔

(15) نماز میں دوڑ کر یا جلدی سے آنا

اگر نماز کھڑی ہو گئی ہے۔ اور دیر ہو رہی ہے پھر بھی بھاگ کر اور اس انداز سے نماز میں شامل نہ ہونا چاہیئے جو دوڑ کے مشابہ لگتی ہو، اس سے منع کیا گیا ہے۔ احادیث میں الوقار، الوقار کے الفاظ آتے ہیں کہ نماز میں دوڑ کر شامل نہ ہُوا کریں بلکہ وقار مد نظر رہے۔

(16) جنازہ پڑھنا، جنازہ کے ساتھ جانا اور تدفین تک قبرستان میں رہنا سنت ہے

یہ دو قیراط کے ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنازے میں اس وقت تک شریک رہے کہ اس کے لئے نمازِ جنازہ پڑھ لی جائے تو اس کو ایک قیراط (ثواب) ہو گا اور جو دفنانے تک شریک رہے، اس کو دو قیراط۔ پوچھا گیا: یہ دو قیراط کتنے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی طرح۔ (صحیح البخاری جلد2 کتاب الجنائز صفحہ 701)۔ پھر قبرستان میں کھانے پینے سے احتراز اور اجتناب کرنا چاہیئے۔ بعض اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ گرمی ہو تو لوگ پانی پیتے ہیں۔ اس وقت تھوڑا صبر کرنا چاہیئے۔ آخر رمضان میں جب ایسا واقعہ پیش آتا ہو تو پھر بھی انسان صبر کرتا ہے پانی نہیں پیتا۔ اس لئے قبرستان میں کھانا کھانا یا پانی پینا اور تدفین کے انتظار میں باتیں کرنا سخت معیوب ہے۔ ہمارے احباب اس طرف توجہ فرمائیں۔

(17) خواتین کا قبرستان میں جانا

خواتین کا قبرستان میں جانا نہ ہی مستحب ہے اور نہ ہی مستحسن۔ اس لئے خواتین حتی الوسع کسی کی تدفین اور جنازے کے لئے نہ جائیں سوائے اس کے کہ ناگزیر ہو۔ کوئی کسی دوسرے شہر سے جنازہ کے لئے آیا ہے اور ساتھ خواتین ہیں یا کسی کا قریبی فوت ہوا ہے اور انہیں قبرستان جا کر ہی متوفی کا منہ دیکھنا ہے تو پھر ایسی خواتین ایک طرف ہو کر بیٹھ جائیں۔ جب تدفین اور دعا ہو جائے پھر قبر پر جا کر اپنی دعا کر لیں۔

(18) لوگوں کو ان کے ناموں سے پکارنا

یہ بھی ایک خاص اہم بات ہے جس کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے کہ لوگوں کو ان کے ناموں سے پکارا جائے۔ نام بگاڑ کر نہ پکارا جائے۔ قرآن شریف

میں بھی وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ کے الفاظ آتے ہیں۔ ہر ایک کا احترام کرنا بہت ضروری ہے۔ خصوصاً آفس ہولڈرز کے نام عزت و احترام سے لینے چاہئیں اور ان کے جو عہدے ہیں ان سے بھی ان کو پکارا جائے تو بہتر ہوتا ہے اس سے نظام جماعت مضبوط ہوگا۔ عہدے کی عزت و احترام دلوں میں ہوگی۔ آپ اپنی نجی محفلوں میں کسی کو پیار سے یا جس طرح بلانا چاہتے ہیں بلا لیں مگر جماعتی تقریبات میں سب کو عزت و احترام سے بلائیں اور ان کے نام لیں۔ اس سے نظام جماعت کا احترام بھی پیدا ہوگا اور یہ نظام کی مضبوطی کا بھی باعث ہوگا۔

عہدے داروں کو ہمارے خلفائے کرام کی ایک یہ بھی خاص ہدایت ہے کہ ان سے جب بھی کوئی شخص دفتر میں ملنے آئے۔ بلا امتیاز و تفریق ہر ایک کا کھڑے ہو کر استقبال کریں۔ اور عزت سے نام لیں۔

(19) جماعتی روایات و اقدار

کو خود بھی اپنائیں اور بچوں کو بھی اس کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ مثلاً سر ڈھانپنا۔ ہم جب نماز پڑھیں، کسی جماعت مجلس اور میٹنگز میں جائیں، جلسہ پر ہوں تو ہمیں سر ڈھانپنا چاہئے۔ آجکل مغربی معاشرہ کے زیر اثر بعض بچے اور بڑے بھی ننگے سر نماز پڑھنے لگے ہیں۔ یا مجلس اور میٹنگز میں خواہ وہ عاملہ کی ہو یا کوئی اور میٹنگ ہو تو ادب و احترام کا تقاضا ہے کہ اس وقت سر ڈھانکا جائے۔

اگر خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی میٹنگ ہو تو خدام کا سکارف پہننا چاہئے۔ اسی طرح جب ہم خلیفۃ المسیح سے ملنے جائیں تو ادب کا تقاضا ہے کہ سر کو ڈھانپ لیں۔

(20) کعبہ کا احترام

مسجد میں یا گھر پر یا کہیں بھی ہوں کعبہ کی طرف نہ پاؤں پھیلا کر بیٹھیں اور نہ ہی پاؤں پھیلا کر لیٹیں۔

(21) دائیں ہاتھ سے

ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں، پانی، چائے، شربت پئیں۔ آجکل گاڑی چلاتے وقت عموماً بعض لوگ بائیں ہاتھ سے پانی یا کافی یا چائے پیتے دیکھے گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے فیشن یا ضرورت ہو مگر ایک احمدی مسلمان کو اس قسم کے فیشن سے بھی اجتناب کرنا چاہئے بلکہ آنحضرت ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ کنگھی بھی دائیں طرف سے کریں، جوتا بھی پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں۔

(22) چھینک آنے پر

ضرور الحمدللہ کہیں۔ جواباً یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا بھی سنت ہے۔

(23) ہمیشہ نظام جماعت کو ترجیح دیں۔

یہ بات بھی پلے باندھ لیں کہ ہم نظام جماعت کو ہمیشہ ترجیح دیں، نہ کسی فردِ واحد کو۔ افراد نظام کا حصہ ہیں اور ہر فرد کو ایک دوسرے کو یہ بات بتاتے رہنا چاہئے۔ کسی بھی فرد کو نظام جماعت پر ترجیح نہیں ہے۔ میں نے ایک دفعہ ایک عہدے دار سے یہ کہتے سنا کہ لوگ کسی فرد کی وجہ سے کام کرتے ہیں۔ یہ تو شخصیت پرستی ہو جاتی ہے جو کہ میرے خیال میں درست نہیں ہے۔ لوگ نظام جماعت کی خاطر کام کرتے ہیں۔ بے شک بلانے والا فرد واحد ہی ہے مگر ہمیشہ یہ بات سکھاتے رہیں، بتلاتے رہیں کہ اصل میں نظام جماعت ہی ہے۔ اس کی ہی برکت ہے اور یہی حدیث میں ہے کہ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ الْجَمَاعَۃِ خدا کی تائید و نصرت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے۔ پس شخصیت پرستی سے اجتناب کریں۔ نظام جماعت کو مضبوط کریں اور خود بھی نظام جماعت کی پیروی اور اطاعت کریں۔

پھر یاد رکھیں تاکیداً عرض ہے کہ جماعت کے اندر شخصیت پرستی نہیں ہے سب سے زیادہ قابل احترام اور واجب اطاعت خلیفۃ المسیح کا وجود ہے۔ جن کے گرد جماعت کا نظام گھومتا ہے اور وہ اس بابرکت نظام کا مرکزی نقطہ ہیں۔ اس لئے کسی کو بھی لوگوں کو اپنے گرد جمع کرنے کی گنجائش نہیں ہونی چاہئے۔ ان کا کام ہے کہ وہ نظام سے لوگوں کو جوڑیں نہ کہ کسی فرد واحد کے ساتھ۔ اگر نظام جماعت کے خلاف کہیں بات ہوتی ہو یا تضحیک ہو رہی ہو تو انہیں آرام سے سمجھا دیں۔ اگر پھر بھی کوئی نہ مانے تو وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں۔ گھروں میں بھی بچوں کے سامنے نظام کے خلاف اور عہدے داروں کے خلاف باتیں نہ کریں۔

(24) سچائی۔ سچ کو اپنانا

ہمیشہ سچ کو اپنائیں، صاف اور سیدھی بات کرنی چاہئے۔ ایسی بات جو پیچ دار ہو اور صاف اور کھری نہ ہو اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

(25) ہر ایک کا ادب و احترام

ہر ایک کا ادب و احترام کریں خواہ کوئی عمر میں چھوٹا ہو۔ ہر ایک کی عزت نفس ہوتی ہے۔ بچہ کے ساتھ بھی محبت، پیار اور ادب کا پہلو ملحوظ رکھیں۔

(26) ہمیشہ مسکراتے چہرے سے ملیں

یہ بھی نیکی ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی طرف بھی خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔ اس سے آپ لوگوں کے دل بھی جیت سکیں گے۔ ان شاءاللہ۔

(27) چیونگ گم

بعض اوقات بعض بچے اور بڑے بھی نماز بھی چیونگ گم چباتے نظر آتے ہیں ۔ یہ درست بات نہیں ہے۔ نماز پڑھتے ہوئے منہ میں کوئی چیز نہیں ہونی چاہئے۔ ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو۔

(28) مہمان نوازی

بھی ایک بہت عمدہ وصف ہے۔ ہمیں اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ یہ آنحضرت ﷺ کا ایک بہت بڑا نمایاں وصف تھا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے آپ ﷺ کے بارے میں اس وصف کی شہادت دی ہے۔

(29) مسجد میں جب آئیں تو شور شرابہ نہ ہو۔

خصوصاً بچے مسجد کے آداب کو ملحوظ رکھیں۔ صفائی کا اہتمام کرتے رہیں۔ مسجد میں باقاعدگی کے ساتھ صفائی کے لئے وقار عمل کریں۔ وقار عمل کرنا اپنے لئے موجب عزت خیال کریں نہ کہ ہتک۔

(30) باہمی اخوت و محبت۔

یہ بھی ہمارے نظام کا اور جماعت کے قیام کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ہماری اکثریت پنجابی اور اردو بولنے والے لوگوں کی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت عالمگیر ہے اور احمدی بھی مختلف نوع، مخلف زبانوں کے بولنے والے، مختلف رنگت کے ہیں اس لئے سب کے لئے ہمارے دلوں میں ایک جیسا خلوص، پیار اور محبت ہونی چاہئے۔ جب انہیں مخاطب ہوں تو محبت و پیار کے ساتھ۔

اگر آپ کو کوئی السلام علیکم نہیں کہتا تو آپ خود جا کر اس کو سلام کر لیں اس طرح آپ ثواب کے زیادہ حقدار ہوں گے ۔ پھر عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ خصوصاً میٹنگز میں کھانے کی میز پر لوگ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھنا اور اپنی زبان بولنا پسند کرتے ہیں حالانکہ چاہئے یہ کہ سب کے ساتھ مل کر بیٹھا جائے۔ دوسری زبان بولنے والوں کے ساتھ بھی بیٹھ کر حال احوال دریافت کریں اس سے نظام جماعت بھی مضبوط ہو گا اور اخوت و محبت بھی پروان چڑھے گی ۔

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے، دل و جاں اس پہ قرباں ہے

دُعائے لیلۃ القدر

حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اگر مَیں لیلۃ القدر پاؤں تو کیا دعا کروں؟ آپؐ نے فرمایا یہ دعا کرنا:

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

(ترمذی کتاب الدعوات باب 85)

اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا کریم ہے۔ تو عفو کو پسند کرتا ہے، پس مجھ سے درگزر فرما۔

(خزینۃ الدعا، مناجات رسول ﷺ صفحہ 37)

خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے

زاہدہ رحمان۔ڈیٹرائٹ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ:184)

ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ رضی اللہ عنہ:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔(تفسیر صغیر)

روزہ کے حوالے سے حدیث نبویؐ ہے۔"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار اپنی زبان کو ہمیشہ پاک رکھے اور اگر کوئی اس سے جھگڑے تو تب بھی وہ یہی کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔ میں تمہاری ان باتوں کا جواب نہیں دے سکتا۔"(بخاری کتاب الصوم باب هل يقول اِنِّی صَائِمٌ اِذَاشُتِمَ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدِّ نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے اُنہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

تبتّل اور انقطاع سے مراد دنیاوی لغویات اور نفسانی خواہشات سے اجتناب (بچنا) کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے حقائق الفرقان میں فرمایا کہ "صوم ایک محبّتِ الٰہی کا بڑا نشان ہے روزہ دار آدمی کسی کی محبّت میں سرشار ہو کر کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور بیوی کے تعلقات اس سے بھول جاتے ہیں یہ روزہ اسی حالت کا اظہار ہے یہ بھی غیر اللہ کے لئے جائز نہیں۔"(بدر 12 جنوری 1910ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیرِ کبیر میں فرمایا:

"خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے کیونکہ اِتّقاء کے معنے ہیں ڈھال بنانا / نجات کا ذریعہ بنانا ہے اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالو اور ہر شر سے اور ہر خیر کے فقدان سے محفوظ رہو۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے۔ اور درحقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گُر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ تمام قسم کی تباہیاں اُسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اُن کی چیزیں اُنہی کی ہیں جن کو وہ چیزیں دی گئی ہیں۔ دنیا کا نظام اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایک ایسا مہینہ (رمضان) ہے کہ میرے بندوں کو چاہئے کہ وہ راتوں کے تیروں (دعاؤں) کو تیز کریں اور جنونی شکاری کے جنون سے بھی زیادہ جنون رکھتے ہوئے میری رحمت کی تلاش میں نکل پڑیں تب میری رحمت کی تسکین بخش بارش ان پر نازل ہو گی اور میرے قرب کی راہیں ان پر کھولی جائیں گی۔"(از خطبات ناصر جلد اوّل 24 دسمبر 1965ء)

یہاں بہت عمدگی سے اس مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ جب انسان اپنے خالق کی رضا اور اس کی خوشنودی کو پانے کی جستجو میں کھو جاتا ہے اور اپنے وجود کو اس کی رضا میں ڈھال دیتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے بندے کو دلی سکینت اور اپنے قرب کی بدولت رحمتوں اور فضلوں کی بارشوں سے نوازتا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے خطبہ جمعہ میں ''روزے کی حقیقت: تقویٰ پیدا کرنا ہے'' فرمایا:

''پس رمضان میں جب ہم تقویٰ کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں یا کوشش کرنے والے ہوں گے تو اپنی عبادتوں کی طرف توجہ ہوگی۔ اگر ہم تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے روزے رکھیں گے تو برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اگر ہم برائیوں سے نہیں بچ رہے چاہے وہ برائیاں ہماری ذات پر اثر کرنے والی ہیں یا دوسروں کو تکلیف میں ڈالنے والی۔ ان کو چھوڑنے سے ہی روزے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اگر ان کو نہیں چھوڑ رہے تو روزے کا مقصد پورا نہیں ہوتا اور یہی تقویٰ ہے۔ اگر روزے رکھ کر بھی ہم میں تکبر ہے، اپنے کاموں اور اپنی باتوں پر بے جا فخر ہے، خود پسندی کی عادت ہے، لوگوں سے تعریف کروانے کی خواہش ہے، اپنے ماتحتوں سے خوشامد کروانے کو ہم پسند کرتے ہیں جس نے تعریف کر دی اس پر بڑا خوش ہو گئے، یا اس کی خواہش رکھتے ہیں تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں لڑائی جھگڑا، جھوٹ فساد سے اگر ہم بچ نہیں رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں عبادتوں اور دعاؤں اور نیک کاموں میں اگر وقت نہیں گزار رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے اور روزے کا مقصد پورا نہیں کر رہے۔ پس رمضان میں برائیوں کو چھوڑنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا، یہی ہے جس سے روزے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اور جب انسان اس میں ثابت قدم رہنے کی کوشش کرے تو پھر حقیقت میں روزے کے مقصد کو پانے والا ہو سکتا ہے۔ ورنہ اگر یہ مقصد حاصل نہیں کر رہے تو پھر بھوکا رہنا ہے.''

(https://www.alislam.org/urdu/khutba/2018-05-1)

غرض روزوں کے ان گنت فوائد کے ساتھ رمضان کی بدولت اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و برکت کے دروازے تمام دنیا پر کھول دیتا ہے صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ ہر وقت دینے کے لئے تیار ہے اور بہت ساری نعمتیں بن مانگے بھی عطا کرتا ہے یعنی خدا اپنے بندے کو کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں چھوڑتا۔ جب اُس کا بندہ گریہ وزاری سے پکارتا ہے تو وہ خدا اپنے بندے کی آہ و بکا سنتا ہے اور اپنے بے بہا فضلوں سے نوازتا ہے۔

10جنوری1900 ء - سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی نے اپنے کسی ضروری کام کے لئے مدراس واپس جانے کی اجازت طلب کی۔ کیونکہ اُن کو واپسی کے لئے تار بھی آیا تھا۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

قادیان میں رمضان کی برکات

'' آپ کا اس مبارک مہینہ (رمضان) میں یہاں رہنا از بس ضروری ہے۔ ہم آپ کے لئے وہ دعا کرنے کو تیار ہیں۔ جس سے باذن اللہ پہاڑ بھی ٹل جائے۔ میں آج کل احباب کے پاس کم بیٹھتا ہوں اور زیادہ حصہ اکیلا رہتا ہوں۔ یہ احباب کے حق میں از بس مفید ہے۔ میں تنہائی میں بڑی فراغت سے دعائیں کرتا ہوں اور رات کا بہت سا حصہ بھی دعاؤں میں صَرف ہوتا ہے۔۔'' (الحکم جلد4 نمبر 243 جنوری 1900ء)

پاکیزہ دین

2 فروری 1900ء

عیدالفطر کی تقریب پر حضرت اقدسؑ نے ایک خاص جلسہ اس غرض کے لئے منعقد فرمایا کہ تاجنگ ٹرانسوال کی کامیابی کے لئے دعا کی جاوے اور مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کے حقوق اور ان کے فرائض سے آگاہ کیا جاوے۔ حضرت اقدسؑ نے عیدالفطر کے خطبہ میں مفصلہ ذیل تقریر فرمائی۔

''مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کرنا چاہیئے جس نے اُن کو ایک ایسا دین بخشا ہے جو علمی اور عملی طور پر ہر ایک قسم کی فساد اور مکروہ باتوں اور اَور ہر ایک نوع کی قباحت سے پاک ہے۔ اگر انسان غور اور فکر سے دیکھے تو اس کو معلوم ہوگا کہ واقعی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے...''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 8-9 آن لائن ایڈیشن 1984ء)

پھر مرے شہر میں پہلی سی اذاں ہونے دو

فوزیہ منصور۔ڈیٹرائٹ

ہر سال رمضان کے دنوں میں ربوہ میں گزارے ہوئے رمضان المبارک کے ایام یاد آتے ہیں۔ ہم زمانہ طالب علمی میں روزے تو نہیں رکھتے تھے لیکن رمضان کی رونقوں سے خوب لطف اندوز ہوتے تھے۔ ہر صبح نماز فجر سے پہلے

صَلِّ علٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کا وِرد کرتے ہوئے لڑکے گلی سے گزرتے تھے (یہ سارے سال کا معمول تھا)، ہم شوقیہ سحری کرکے مسجد مبارک کی طرف بھاگتے تھے اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے تھے، صبح 10 بجے لجنہ کا (خواتین کے لئے کسی گھر میں) درس القرآن پورے سپارے کا ہوتا تھا۔ درس سن کر گھر آتے تو پھر ظہر کی نماز کے لئے مسجد کی طرف روانگی۔ اس کے بعد گھر آکر خود قرآن پڑھتے اور کچھ آرام اور ذرا سا سو کر اٹھتے تھے تو عصر کا وقت ہو رہا ہوتا تھا۔ مسجد میں عصر کی نماز کے بعد بھی پورے ایک سپارے کا درس ہوتا تھا۔ مغرب سے کچھ پہلے گھر آکر امی کے ساتھ افطار کی تیاری کرتے تھے۔ شام کو ایک ساتھ کئی گھروں سے افطاری کے لئے کھانوں کی ٹرے بھی آجاتی تھی اور جواب میں سب ایک دوسرے کو کچھ نہ کچھ بھجوا رہے ہوتے تھے۔ افطار کے فوراً بعد مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے پھر مسجد کو دوڑ ہوتی تھی، واپس آکر کھانا کھایا اور پھر نماز عشاء اور تراویح کے لئے مسجد چلے جاتے تھے۔ تراویح میں پورا سپارہ پڑھا جاتا تھا۔ ایک سپارہ تین دفعہ دن میں سنتے تھے۔ ایک دفعہ خود بھی پڑھنا ہوتا تھا۔ ایسا بابرکت ماحول تھا کہ وقت کے ضیاع کا کوئی موقع ہی نہیں تھا۔ چونکہ گھروں کی دیواریں ساتھ ساتھ ملی ہوئی تھیں ہر گھر سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز سنائی دیتی تھی۔۔ یوں لگتا تھا پورے شہر پہ فرشتے سایہ کئے ہوئے ہیں، سارے شہر کی فضا میں ایک سکون اور طمانیت محسوس ہوتی تھی۔ پھر ایک ایسا دور آیا جس میں جنرل ضیاء الحق کو "اسلام کی خدمت" کا دورہ پڑا اور احمدیوں کی ہر ایسی حرکت پر پابندی لگ گئی جو ان کو مسلمان ظاہر کرتی تھی۔ گلیوں سے اٹھنے والی صلّ علیٰ کی آوازیں "اسلامی قوانین" کی وجہ سے بند ہو گئیں۔

قرآن پڑھنے اور رکھنے کے الزام میں احمدی گرفتار ہونے لگے۔ کافر تو ان کو پہلے ہی قرار دیا جا چکا تھا اب تقاضا یہ تھا کہ کافروں کی طرح رہنا شروع کریں۔ اسلام کے ٹھیکیدار اس ملک میں روز بروز بڑھتے گئے اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ آج احمدی تو رہے ایک طرف، اب سارے ہی اپنے ایمان کی وضاحتیں دیتے نظر آتے ہیں۔

اب پاکستان میں پابندیاں لگے ہوئے 37 سال کا عرصہ گزر گیا۔ ربوہ میں مسجد سے آذان کی آواز سنے بغیر دو نسلیں جوان ہو گئیں۔ کیا واقعی یہ ایک اسلامی ملک ہے؟ ربوہ شاید پاکستان کا واحد شہر تھا جہاں کے نوجوان فجر کے وقت گلیوں میں

صلّ علٰی نبینا صلّ علیٰ محمد

کا ورد کرتے ہوئے سب کو نماز کے لئے اٹھاتے تھے۔ اب گھروں سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ لیکن قرآن دلوں میں بستا ہے۔ یوں تو چھپ کر عبادت کرنا اور قرآن پڑھنا سنت نبوی ﷺ ہے اور یہ سعادت بھی احمدیوں کو نصیب ہوئی۔ لیکن کیا کبھی کسی نے سوچا کہ ان قوانین بنانے والے اور ان کے چیلے چانٹوں کے نصیب میں صرف کفار مکہ کی روش پہ چلنا ہی کیوں آیا ہے؟ اسلام کے نام کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرکے جو کھلواڑ انہوں نے خدا کے دین کے ساتھ کیا ہے اس کی سزا تو اب بھگتنا پڑے گی۔

پچھلے دنوں عادل نجم صاحب کا ایک تبصرہ نظر سے گزرا کہ ان نام نہاد مذہبی جماعتوں کو مذہبی جماعت کہنا تو بند کریں۔ ہم لوگوں نے ان کو خود ہی دین کا ٹھیکیدار بنا دیا ہے حالانکہ ان کا مطمح نظر صرف سیاست ہے۔ عادل نجم صاحب کی یہ بات بہت دل کو لگی۔ واقعی جب دین کا ٹھیکہ ان کے ہاتھ میں دے دیا تو پھر رونا کس بات کا؟

اب بھی رمضان کا بابرکت مہینہ ہے جب کہ ملک کے کسی کونے میں برکت نظر نہیں آتی۔ ربوہ کی گلیاں تو خاموش ہیں لیکن سارا ملک ٹی وی پر رمضان کی عجیب وغریب نشریات سے گونج رہا ہے اور اس کے ساتھ بدامنی اور توڑ پھوڑ نے اس ملک کو خانہ جنگی کے دہانے پہ لا کھڑا کیا ہے۔ اسلام کے نام پر جتنا ظلم پاکستان میں کیا گیا

ہے اور جتنا نقصان اسلام کو پاکستان کے قوانین نے پہنچایا ہے شاید کسی غیر مسلم ملک کے قوانین نے بھی نہ کیا ہو۔ بلکہ مولویت نے ایسا گھیر اڈال رکھا ہے اس "اسلام" کی محبت میں ناموس رسالت اور توہین رسالت کے قوانین بنے اور پہلے غیر مسلموں کی زندگی اجیرن ہوئی اور اب یہ آگ اپنے گھروں تک پہنچنے لگ گئی ہے تو احتجاج کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ اب اس ملک کا کیا بنے گا یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا لیکن سوال یہ ہے کہ کس چیز نے ملک کو زیادہ نقصان پہنچایا ہے؟ ربوہ کی گلیوں سے اٹھنے والی صل علٰی نبیّنا کی صدا نے یا لاؤڈ سپیکروں پر چیختی تقریروں نے؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان کو مضبوطی سے قائم رکھنے کے لیے بنا تھا۔

امتہ الباری ناصر صاحبہ کے الفاظ میں بات کو سمیٹتے ہیں کہ زیادہ اور اصولی سہولت نہیں دے سکتے تو سانس لینے کے لئے سطح آب پر رکھنے اور رہنے کے لئے اتنا تو ہو کم از کم کہ

"تم سنا ہی نہ کرو، بند دریچے کر لو
پھر مرے شہر میں پہلی سی اذاں ہونے دو

اللہ کرے کہ یہ لوگ اس کلمہ کی عظمت اور صحیح معنوں میں اس کے احترام کو پہچانیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک میں امن قائم فرمائے اور پھر سے ربوہ میں آذان اور صلّ علیٰ کی آوازیں گونجیں، آمین۔

روزہ افطار کرنے کی دعائیں

حضرت معاذؓ بن زہرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

(ابو داؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

اے اللہ تیرے لئے میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر مَیں نے افطار کیا۔

حضرت عمروؓ بن العاص نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ روزہ دار کی افطاری کے وقت قبولیت دُعا کا خاص موقع ہوتا ہے (پھر آپؐ نے یہ دعا پڑھی):۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ۔

(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 583)

اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے۔

(خزینۃ الدُّعاء، مناجات رسول ﷺ صفحہ 37)

ایک احمدی بچے عزیزم تنزیل احمد کی قابلِ رشک کامیابی

شمشاد احمد ناصر، مربی سلسلہ امریکہ

چند دن پہلے مسجد محمود میں یومِ مصلحِ موعود کا پروگرام تھا۔ ٹولیڈو (جو کہ ڈیٹرائٹ سے ڈیڑھ گھنٹے پر ہے) سے بھی چند خاندان جلسے میں تشریف لائے تھے۔ جلسے کے بعد مکرم عدیل احمد صاحب اپنے گیارہ سالہ بیٹے عزیزم تنزیل احمد کے ساتھ ملنے کے لئے آئے۔ سلام دعا کے بعد مجھے ایک خوشنما کتاب دیتے ہوئے بتایا کہ یہ کتاب اس بچے نے لکھی ہے۔ MY STORY OF AMERICA۔
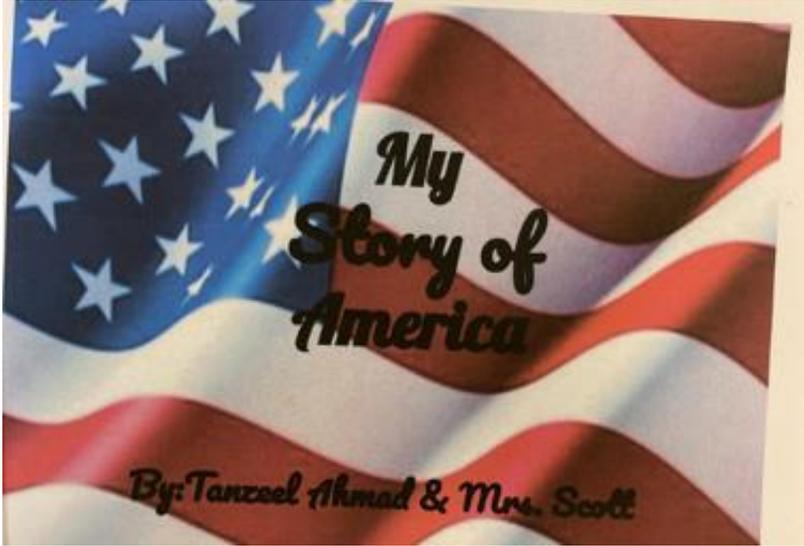
اس کے ساتھ ایک وڈیو کلپ بھی ملا۔ جسے دیکھ کر میں بچے کی جرأتِ ایمانی، حوصلے اور اشاعت دین کے شوق سے متأثر ہؤا۔ اور اپنے درس میں، جو تین چار جماعتوں میں سنا اور دیکھا جاتا ہے، تھوڑے تعارف کے ساتھ اس کا وڈیو کلپ دکھادیا۔ اس میں اس کے سکول کی انتظامیہ نے اس کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی تھی جس میں ایک ایک ٹیچر نے خطاب کیا۔ ایک ٹیچر تو خاصی جذباتی ہو کر رونے لگیں سب نے بچے کی جرأت، ہمت اور قابلیت کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ بچے کو ایک ایوارڈ بھی دیا گیا جس پر تحریر تھا

اس تقریب میں بچے نے اپنی کتاب پڑھ کر بھی سنائی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

'میرا نام تنزیل احمد ہے میں 20 دسمبر 2009ء کو پاکستان میں پیدا ہؤا۔ پاکستان میں 'احمدیہ مسلم' کو قبول نہیں کیا جاتا اور جماعت کے لوگوں کو عقائد کی بنا پر ظلم کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس وجہ سے 7 دسمبر 2013ء کو ہمیں وطن سے ہجرت کر کے تھائی لینڈ آنا پڑا۔ میں وہاں دوسرے بچوں کو سکول جاتے دیکھتا مگر باوجود خواہش کے میں سکول نہیں جا سکتا تھا۔ میرے پاس اچھے کپڑے بھی نہیں ہوتے تھے میرے والد صبح سے رات تک سخت محنت کرتے بہت مشقت کرتے مگر انہیں پوری اجرت نہیں ملتی تھی۔ اس لئے بہت مشکلات سے گزرنا پڑتا بدقسمتی سے انہی دنوں میرے دادا جان اور پھر دادی جان کا انتقال ہو گیا لیکن ہم ان کا جنازہ وطن لے کے نہیں جا سکتے تھے، اس کی اجازت نہیں تھی۔ ہم تھائی لینڈ میں ایک گندی بدبودار جگہ پر رہتے تھے قریب سے ایک گندے پانی کا نالہ گزرتا تھا جس کی بدبو الگ تنگ کرتی۔ چھوٹا سا گھر تھا ہم بہت تنگی سے گزارا کرتے جیسے ہم جیل میں رہ رہے ہوں مگر ایک تصور سہارا دیتا کہ کسی دن ہم یہاں سے کسی بڑے ملک میں چلے جائیں گے۔ آخر وہ دن آ گیا اور امریکہ نے ہمیں بطور ریفیوجی جگہ دے دی ہم جاپان 'نیویارک' شکاگو سے ہوتے ہوئے ٹولیڈو میں آ گئے۔ میری والدہ نے آنسوؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر کیا ہم بہت خوش تھے کھلی فضا اور خوب صورت درخت دیکھ

رہے تھے۔ کھانا بھی لذیذ لگا اور بستر تو بہت ہی نرم تھے۔ صبح آزاد فضا میں ہوئی ہم بہت خوش تھے۔ جلدی ہی ہمارا سکول جانے کا خواب بھی پورا ہو گیا میں اور میرا بھائی 18 اکتوبر 2018ء کو پہلی دفعہ سکول گئے۔ ٹیچرز کا ہمارے ساتھ بہت اچھا برتاؤ تھا۔'

تنزیل احمد نے کتاب سنانے کے بعد اسلام کی تعلیم کا تعارف بھی کرایا:

- 'ہمارے مذہب کا نام اسلام ہے ہم احمدیہ مسلم جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔
- یہ دنیا میں دوسرا بڑا مذہب ہے ہم ایک اللہ کو مانتے ہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔
- ہماری مقدس کتاب قرآن مجید ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی ہم روزمرہ زندگی میں قرآن پر عمل کرتے ہیں۔
- مسلمان دن میں پانچ دفعہ مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ نماز سے پہلے وضو کرتے ہیں۔
- ہم خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں
- مسلمانوں کا کیلنڈر چاند کے مہینے سے تعلق رکھتا ہے۔
- اسلامی کیلنڈر کا نواں مہینہ رمضان ہے۔
- اس مہینے میں مسلمان خدا کی خاطر روزہ رکھتے ہیں۔ بیمار اور بوڑھے مستثنیٰ ہیں۔ وہ فدیہ دیتے ہیں۔ رمضان میں مسلمان بہت سویرے اٹھتے ہیں اور کچھ کھا کر روزہ شروع کرتے ہیں۔ اور شام کو سورج کے غروب ہونے پر افطار کرتے ہیں۔ رمضان کے آخر پر مسلمان عید الفطر مناتے ہیں۔'

اس کے بعد کتاب کا اختتام ہے جس میں عزیزم تنزیل نے لکھا کہ مجھے امریکہ آکر بہت خوشی ہوئی کیونکہ میں اپنے عقائد کو بیان کر سکتا ہوں۔ اس کے مطابق عمل کر سکتا ہوں۔ کھل کر عبادت کر سکتا ہوں۔ مجھے اپنے عقیدے اور عبادت کو چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔

سکول میں بورڈ کے ہر ممبر نے تنزیل کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس کی کتاب پر مبارک باد پیش کی۔ اور درس میں اس ویڈیو کو پیش کرنے کے بعد جماعت کے ممبران نے بھی بچے کے لیے دعا کی اور مبارکباد پیش کی۔

اللہ تعالیٰ اس بچے کو کامیابیوں سے نوازتا رہے، آمین۔

سانحہ ارتحال

مکرم انیس محمد شیخ صاحب، فینکس، ایریزونا، 10 مارچ 2022ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ Amyotrophic Lateral Sclerosis کے عارضہ میں مبتلا تھے اور آپ نے 5 سال سے زائد عرصہ تک اس بیماری کا بہادری سے مقابلہ کیا۔

آپ مکرمہ امتہ الحکیم خان صاحبہ اہلیہ مکرم انور محمود خان صاحب کے بھائی تھے۔ آپ فینکس جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عرصہ تک بحیثیت صدر جماعت خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ اسی طرح آپ کو فینکس جماعت کی مسجد بیت الامن کے حصول و تعمیر کے سلسلے میں بھی نمایاں طور پر حصہ لینے کی توفیق ملی۔ آپ موصی تھے، کتب سلسلہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے تھے نیز آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کے ترجمہ میں حصہ لینے کی سعادت بھی حاصل ہوئی تھی۔ آپ خلافت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشم آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دوحصّے
- ☐ اتمام الحُجّۃ
- ☐ سِرُّالخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءالحق
- ☐ نورُالقرآن دوحصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفۂ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجَّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجاز احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہبُ الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2022ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
یکم جنوری۔ہفتہ	نئے سال کا پہلا دن	وفاقی تعطیل	
۸۔۹ جنوری، ہفتہ اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو اور منصوبے	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۹ جنوری، اتوار، ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	تربیت ویبینار (Webinar)	
۱۴۔۱۶ جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈر شپ کانفرنس	تنظیمیں، نیشنل	ڈیلس، ٹیکس
۱۵۔۱۶ جنوری، ہفتہ۔اتوار	خدام الاحمدیہ ناظمین اطفال ریفریشر کورس	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۱۷ جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیر ڈے	تین دن وفاقی تعطیل	
۲۳ جنوری، ہفتہ ۶ تا ۸ شام	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)
۵۔۶ فروری، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۱۳ فروری، اتوار	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
۱۲۔۱۳ فروری، ہفتہ اتوار	دوسرا ریفریشر کورس، دارالقضاء امریکہ	قضاء، امریکہ	مسجد بیت الرحمٰن
۲۰ فروری، اتوار	یومِ مصلح موعود	لوکل	جماعت
۲۱ فروری، پیر	پریذیڈنٹ ڈے (President Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
۵۔۶ مارچ، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۱۱۔۱۳ مارچ، ہفتہ اتوار	ہیومینٹی فرسٹ، کانفرنس (HF Conf)	ہیومینٹی فرسٹ، امریکہ	ہیوسٹن، ٹیکس
۱۳ مارچ اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
۲۰ مارچ اتوار	یومِ مسیح موعود	لوکل	جماعت
۲۵ تا ۲۷ مارچ، ہفتہ تا اتوار	لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) میٹنگ	تنظیمیں، نیشنل	اٹلانٹا، جارجیا
۲۶ مارچ، ہفتہ	نیشنل طاہر اکیڈمی میٹنگ	نیشنل تربیت	مسجد بیت الرحمٰن
۲۔۳ اپریل، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۳ اپریل تا یکم مئی	رمضان المبارک	نیشنل جماعت	
۱۰ اپریل، اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
۲ مئی، پیر	عید الفطر	نیشنل جماعت	
۷۔۸ مئی، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۸ مئی اتوار، ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار (Webinar)
۱۵ مئی اتوار	اپنی تاریخ جانیے، ۷:۳۰ تا ۸:۳۰ رات	نیشنل اشاعت	ویبینار (Webinar)
۲۲ مئی اتوار	یومِ خلافت	لوکل	جماعت
۲۷ مئی جمعہ	الیکشن نیشنل آفس ہولڈر، یو ایس اے	نمائندہ خلیفۃ المسیح	مسجد بیت الرحمٰن
۲۸۔۲۹ مئی، ہفتہ اتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	نیشنل جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن
۳۰ مئی پیر	میموریل ڈے (Memorial Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
۴۔۵ جون، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
۱۲جون،اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۱۷تا۱۹جون،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ(عارضی تاریخ)	نیشنل جماعت	ہیرس برگ،پینسلوینیا
۲۵۔۲۶جون،ہفتہ اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	لوکل	جماعت
۲۔۳جولائی،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۲۔۴جولائی،ہفتہ تاپیر	آزادی کادن	تین دن وفاقی تعطیل	
۹جولائی،ہفتہ	عیدالاضحیہ	نیشنل جماعت	
۱۰جولائی،اتوار	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۱۵تا۱۷جولائی،ہفتہ اتوار	مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نیشنل اجتماع	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۲۳جولائی ۶تا۸شام	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
۲۹۔۳۱جولائی،جمعہ تااتوار	پریذیڈنٹ نیشنل ریفریشر کورس	نیشنل	بذریعہ زوم(zoom)
۶۔۷اگست،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۱۳۔۱۴اگست،ہفتہ اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	لوکل	جماعت
۱۴اگست،اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۳۔۵ستمبر،ہفتہ اتوار	لیبر ڈے(Labor Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
۱۰۔۱۱ستمبر،ہفتہ اتوار	خدام الاحمدیہ امریکہ شوریٰ	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۱۶ستمبر،جمعہ	نیشنل تربیت میٹنگ	نیشنل تربیت	مسجد بیت الرحمٰن
۱۶۔۱۸ستمبر،جمعہ تااتوار	انصار شوریٰ اور نیشنل اجتماع	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۱۸ستمبر،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،۷:۳۰تا۸:۳۰رات	نیشنل اشاعت	ویبینار(Webinar)
۲۴ستمبر،ہفتہ	لجنہ امریکہ،عورتوں کے اسلام میں حقوق	تنظیمیں،نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
یکم اکتوبر،ہفتہ	لجنہ امریکہ،صدسالہ تقریبات	تنظیمیں،نیشنل	بذریعہ زوم(Zoom)
یکم،۲اکتوبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۹اکتوبر ہفتہ	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۱۰اکتوبر،پیر	کولمبس ڈے	تین دن وفاقی تعطیل	
۲۱تا۲۳اکتوبر،جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ امریکہ	تنظیمیں،نیشنل	بذریعہ زوم(zoom)
۲۲اکتوبر،ہفتہ شام ۶تا۸	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
۵۔۶نومبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۱۳نومبر،اتوار شام ۵ بجے	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۲۴تا۲۷نومبر	تھینکس گونگ(Thanks Giving)	تین دن وفاقی تعطیل	
۳۔۴دسمبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۱۱دسمبر،شا،۵بجے	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۲۳تا۲۵دسمبر جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ(عارضی تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو،کیلیفورنیا
۲۵دسمبر،اتوار	کرسمس ڈے	وفاقی تعطیل	

مسجد النّبوی۔ مدینۃ المنوّره

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian